﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد15 | جمعۃ المبارک 16/ مئی 2008ء | 11/ جمادی الاول 1429 ہجری قمری ۔ 16/ ہجرت 1387 ہجری شمسی | شمارہ 20

تمہیں آسانی مہیا کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اسے مارنے کے لئے دوڑے مگر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ’’اسے چھوڑ دو اور پانی کا ڈول پیشاب پر بہا دو۔ کیونکہ تمہیں آسانی مہیا کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے۔ تنگی اور سختی سے پیش آنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا‘‘۔

(صحیح بخاری کتاب الوضوء باب صب الماء علی البول)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو زندہ ہے اور اپنے پیرو کو زندگی بخشتا ہے۔ وہی ہے جو اِسی دنیا میں ہمیں خدا دکھلا دیتا ہے۔ اِس کی برکت سے ہم وحی الٰہی پاتے ہیں اور اِس کی برکت سے بڑے بڑے نشان ہم سے ظاہر ہوتے ہیں۔

’’اب پھر ہم پہلے کلام کی طرف رجوع کر کے لکھتے ہیں کہ نجات کا سرچشمہ جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں محبت اور معرفت ہے۔ اور معرفت ایک ایسی چیز ہے کہ جس قدر معرفت زیادہ ہوتی ہے اسی قدر محبت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ محبت کے جوش مارنے کا باعث حسن یا احسان ہے۔ یہ دونوں چیزیں ہیں جن کی وجہ سے محبت جوش مارتی ہے۔ پس جبکہ انسان کو خدا تعالیٰ کے حسن اور احسان کا علم ہوتا ہے اور وہ اس بات کا مشاہدہ کر لیتا ہے کہ وہ ہمارا خدا اپنی نامحدود ذاتی خوبیوں کی وجہ سے کیسا حسین ہے۔ اور پھر کس طرح پر اس کے لا متناہی احسان ہم پر احاطہ کر رہے ہیں تو اس علم کے بعد بالطبع انسان کی وہ محبت جو ازل سے اس کی فطرت میں مرکوز ہے جوش مارتی ہے اور جیسا کہ خدا تعالیٰ سب سے زیادہ جمال باکمال سے متصف اور متواتر احسان اور فیضان کی صفت سے موصوف ہے ایسا ہی بندہ جو اس کا طالب ہے بعد معرفت ان صفات کے اس سے ایسی محبت کرتا ہے (1) کہ کسی کو اس کا ثانی نہیں سمجھتا۔ تب نہ صرف زبان بلکہ عملی طور پر اس کو واحد لاشریک جانتا ہے اور اس کی خوبیوں اور اخلاق کا عاشق ہو جاتا ہے۔ اور گو محبت الٰہی کا تخم ازل سے انسان کی سرشت میں رکھا گیا تھا مگر اس تخم کی آب پاشی معرفت ہی کرتی ہے۔ کیونکہ کوئی محبوب بجز معرفت کے اور بجز تجلّیاتِ حسن و جمال اور اخلاق اور وصال کے کسی عاشق کو اپنی طرف کھینچ نہیں سکتا۔ اور جب معرفت تامّہ حاصل ہو جاتی ہے تبھی وہ وقت آتا ہے کہ محبت الٰہی کا ایک چمکتا ہوا شعلہ انسان کے دل پر گرتا ہے اور یک دفعہ اس کو خدا تعالیٰ کی طرف کھینچ لیتا ہے۔ تب انسانی رُوح محبوبِ ازلی کے آستانہ پر عاشقانہ انکسار کے ساتھ گرتی ہے اور حضرتِ احدیت کے دریائے ناپیدا کنار میں غوطہ لگا کر ایسی پاک و صاف ہو جاتی ہے کہ تمام سفلی کثافتیں دُور ہو جاتی ہیں اور ایک نورانی تبدیلی اس کے اندر پیدا ہو جاتی ہے۔ تب وہ رُوح ناپاک باتوں سے ایسی نفرت کرتی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ کو نفرت ہے اور خدا کی رضا اس کی رضا ہو جاتی ہے اور خدا کی خوشنودی اس کی خوشنودی ہو جاتی ہے۔

لیکن جیسا کہ ہم ابھی لکھ چکے ہیں اس اعلیٰ درجہ کی محبت کے جوش مارنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ سالک جو خدا تعالیٰ کی طلب میں ہے خدا کے حسن اور احسان پر بخوبی اطلاع پاوے۔ اور درحقیقت اس کے دل میں ذہن نشین ہو جائے کہ خدا تعالیٰ اپنی ذات میں وہ خوبیاں اور حسن اور جمال رکھتا ہے کہ جن کی کوئی انتہاء نہیں۔ اور ایسا ہی اس قدر اس کے احسان ہیں اور اس قدر احسان کرنے کے لئے وہ تیار ہے کہ اس سے بڑھ کر ممکن ہی نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس کامل معرفت کا سامان اس اُمّت کو کامل طور پر دیا گیا ہے۔ اور ہم خدا تعالیٰ کی خوبیوں کے بیان کرنے میں اُس کی جناب میں شرمندہ نہیں ہیں (2)۔ اور جہاں تک خوبی تصور میں آسکتی ہے ہم وہ تمام خوبیاں خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات میں مانتے ہیں۔ نہ ہم آریوں کی طرح یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کسی رُوح یا کسی ذرّہ کے پیدا کرنے پر قادر نہیں۔ اور نہ ان کی طرح ہم یہ کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ وہ ایسا بخیل ہے کہ نجات ابدی کسی کو دینا نہیں چاہتا۔ اور نہ یہ کہتے ہیں کہ وہ دینے پر قادر نہیں۔ اور نہ ہم آریہ سماج والوں کی طرح یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی کا دروازہ بند ہے۔ اور نہ ہم ان کی طرح یہ کہتے ہیں کہ وہ ایسا سخت دل ہے کہ کسی بندہ کی توبہ قبول نہیں کرتا اور ایک گناہ کیلئے کروڑ ہا جونوں میں ڈالتا رہتا ہے۔ اور نہ ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ توبہ قبول کرنے پر قادر نہیں اور نہ ہم عیسائیوں کی طرح یہ کہتے ہیں کہ ہمارا خدا ایسا خدا ہے کہ وہ کسی زمانہ میں مر بھی گیا تھا۔ اور یہودیوں کے ہاتھ میں گرفتار بھی ہوا اور زندان میں بھی داخل کیا گیا اور صلیب پر کھینچا گیا۔ اور وہ ایک عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ اور اس کے اور بھائی بھی تھے۔ اور نہ ہم عیسائیوں کی طرح نعوذ باللہ یہ کہتے ہیں کہ وہ تین دن کیلئے گناہوں کا بھار اُتارنے کیلئے دوزخ میں بھی گیا تھا۔ اور وہ اپنے بندوں کو نجات نہیں دے سکتا تھا۔ جب تک آپ ان کے عوض نہ مرتا اور تین دن کیلئے دوزخ میں نہ جاتا۔ اور نہ ہم عیسائیوں کی طرح یہ کہتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی اور الہام پر مہر لگ گئی ہے اور اب خدا تعالیٰ کے مکالمہ اور مخاطبہ کا دروازہ بند ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ سورۃ فاتحہ میں ہمیں تمام نبیوں کی متفرق نعمتوں کا وارث ٹھہراتا ہے اور اس امت کو خیر الامم قرار دیتا ہے‘‘۔

---

(1) جیسا کہ ہم بار بار لکھ چکے ہیں معرفت تامہ جناب الٰہی کی بجز وحی الٰہی اور مکالمہ اور مخاطبہ حضرت احدیّت اور ایسے عظیم الشان نشانوں کے جو وحی الٰہی کے ذریعہ سے ظاہر ہوں اور خدا تعالیٰ کی اس قدرت پر دلالت کریں جو اس کی الوہیت اور جبروت کا کھلا کھلا نشان ہو حاصل نہیں ہو سکتی وہی معرفت ہے جس کیلئے حق کے طالب بھوکے اور پیاسے ہوتے ہیں۔ وہی معرفت ہے جس کے پانے کے بغیر وہ مر ہی جاتے ہیں۔ پس کیا وہ معرفت اسلام میں موجود نہیں۔ اور کیا اسلام ایک خشک اور مُردہ مذہب ہے۔ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ۔ بلکہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو زندہ ہے اور اپنے پیرو کو زندگی بخشتا ہے۔ وہی ہے جو اسی دنیا میں ہمیں خدا دکھلا دیتا ہے اس کی برکت سے ہم وحی الٰہی پاتے ہیں اور اس کی برکت سے بڑے بڑے نشان ہم سے ظاہر ہوتے ہیں۔ دنیا کے تمام مذاہب مر گئے۔ ان میں کچھ بھی برکت اور روشنی نہیں۔ ان کے ذریعہ سے ہم خدا کے ساتھ گفتگو نہیں کر سکتے۔ ان کے ذریعہ ہم خدا کے معجزانہ کام نہیں دیکھ سکتے۔ کوئی ہے! جو ان برکات میں ہمارا مقابلہ کرے۔ منہ

(2) ایک عیسائی یہ بات کہہ کر کہ اس کا خدا کسی زمانہ میں تین دن تک مرا رہا تھا کس درجہ اندر ہی اندر اپنے اس قول سے ندامت اٹھاتا ہے اور کس قدر خود رُوح اس کی اُسے ملزم کرتی ہے کہ کیا خدا بھی مرا کرتا ہے۔ اور جو ایک مرتبہ مر چکا اس پر کیونکر بھروسہ کیا جائے کہ پھر نہیں مرے گا۔ پس ایسے خدا کی زندگی پر کوئی دلیل نہیں بلکہ کیا معلوم کہ شاید مر ہی گیا ہو۔ کیونکہ اب زندوں کے اُس میں آثار نہیں پائے جاتے۔ وہ اپنے خدا خدا کرنے والوں کو کوئی جواب نہیں دے سکتا۔ کوئی معجزانہ کلام نہیں دکھلا سکتا۔ پس یقیناً سمجھو کہ وہ خدا مر گیا اور سری نگر محلّہ خانیار میں اس کی قبر ہے۔ رہے آریہ سماج والے۔ سو ان کی رُوحوں کا تو کوئی خدا ہی نہیں۔ وہ خود بخود قدیم سے چلی آتی اور انادی ہیں۔ منہ

(چشمۂ مسیحی روحانی خزائن جلد20 صفحہ384 تا 387 مطبوعہ لندن)

اداریہ

مبارک آمدن، رفتن مبارک

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے ساتھ امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صد سالہ خلافت جوبلی کے نہایت اہم، تاریخی اور تاریخ ساز سال کی تقریبات کے سلسلہ میں مغربی افریقہ کے تین ممالک گھانا، بینن اور نائیجیریا کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف کرنے اور ان ممالک میں جماعت احمدیہ کے جلسہ ہائے سالانہ و دیگر اہم تقریبات میں اپنی بابرکت شمولیت اور وہاں کے ہزارہا افراد کو بالمشافہ ملاقات وزیارت کی سعادت عطا کرنے اور ان کے درمیان بنفس نفیس اپنی موجودگی کے فیض سے سیراب کرنے اور محبت بھری دعاؤں اور برکتوں سے مالا مال کرنے کے بعد 6 مئی 2008ء کو بخیر و عافیت واپس لندن تشریف لے آئے ہیں۔ الحمدللہ۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اہل اللہ کا وجود خلق اللہ کے لئے ایک رحمت ہوتا ہے“۔ (براہین احمدیہ جلد 1 صفحہ 355)

اسی طرح ازالہ اوہام میں خدا تعالیٰ کے خاص دوستوں کی علامات کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:

”ان میں ہمدردیٔ خلق اللہ کا مادہ بہت بڑھایا جاتا ہے اور بغیر توقع کسی اجر اور بغیر خیال کسی ثواب کے انتہائی درجہ کا جوش ان میں خلق اللہ کی بھلائی کے لئے ہوتا ہے“۔

حضور انور ایدہ اللہ کا یہ دورہ غیر معمولی مصروفیات سے معمور تھا۔ قرآنی حقائق و معارف پر مشتمل نہایت درجہ پُر تاثیر خطبات و خطابات کے علاوہ ہزارہا افراد سے انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں، شدید گرمی کے موسم میں لمبے سفر اور صبح سے شام بلکہ رات گئے تک نہایت اہم دینی مصروفیات اور آپ کی محنت و جانفشانی اور دلسوزی اُس بے پناہ جوش و جذبہ کی عکاس ہیں جو مخلوق خدا کی ہمدردی اور بھلائی کے لئے آپ کے دل میں موجزن ہے۔ اس سفر کے دوران بہت سے سیاسی و سماجی مقامی رہنماؤں اور ذی اثر شخصیات نے بھی ملاقاتیں کیں۔ حضور نے انہیں بھی اپنے ملکوں کے عوام کی بھلائی کے لئے اپنی صلاحیتوں کو وقف کرنے اور دیانتداری اور انصاف کے ساتھ خدمت کرنے کی نصائح فرمائیں۔ اسی طرح جماعت کے زیر انتظام بہبود انسانیت کے بہت سے منصوبوں کو مزید بہتر بنانے اور ان میں ترقی اور وسعت پیدا کرنے کے لئے مختلف امور کا جائزہ لیتے ہوئے موقع پر اہم ہدایات ارشاد فرمائیں۔ حضور کے دورہ کی پریس اور الیکٹرونک میڈیا میں وسیع پیمانے پر کوریج کے نتیجہ میں خود حضور ایدہ اللہ کی زبان مبارک سے اسلام، احمدیت کے پیغام امن اور محبت کی بڑی کثرت سے تشہیر ہوئی اور یوں جماعت کی خدمات اسلام اور خدمات انسانیت سے عوام و خواص کو آگاہی ہوئی۔ غرضیکہ حضور انور کا یہ للّٰہی سفر ہر پہلو سے نہایت ہی کامیاب و کامران اور اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں اور نصرتوں کا آئینہ دار رہا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے اس سلسلہ کی مقبولیت اور عزت و شہرت اور نصرت کے جو وعدے فرمائے تھے ان کی صداقت کے بہت سے عظیم الشان اظہار بھی اس دورہ میں نمایاں طور پر دیکھنے میں آئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو بشارت دی تھی کہ ’ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی‘ اور یہ کہ ’مَیں تیرے دلی محبوں کا گروہ بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا‘۔ ہم نے دیکھا کہ یہ سب الٰہی وعدے خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے ذریعہ اپنی تمام تر عظمتوں کے ساتھ پورے ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ وَ بَارِکْ۔ بلاشبہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مبارک آمدن، رفتن مبارک۔ ہر ملک میں حضور کی آمد بھی بے حد مبارک تھی اور وہاں سے اگلے ملک کو روانگی اور واپسی بھی۔ اس تاریخی سال میں ابھی حضور انور کو اور بھی بہت سے ایسے ہی للّٰہی سفروں پر تشریف لے جانا ہے۔ ہماری یہ عاجزانہ دعا ہے کہ مبارک آمدن رفتن مبارک کا مضمون حضور ایدہ اللہ کے تمام سفروں پر بڑھتی ہوئی شان کے ساتھ اطلاق پاتا رہے اور برکات خلافت کا اس کثرت اور وسعت سے انتشار ہو کہ اس سے تمام عالم جگمگا اٹھے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”خداوند تعالیٰ نے اہل اللہ کو ایسی فطرت بخشی ہے کہ ان کی نظر اور صحبت اور توجہ اور دعا اکسیر کا حکم رکھتی ہے بشرطیکہ شخص مستفیض میں قابلیت موجود ہو“۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 352 حاشیہ در حاشیہ)

ہم نے حضرت امیر المومنین کے افریقہ کے حالیہ سفر میں یہ نظارے بھی دیکھے کہ ہزارہا مرد و زن، چھوٹے اور بڑے آپ کی بابرکت صحبت میں کچھ گھڑیاں گزارنے کے لئے کس طرح دور دور کے علاقوں سے اور فَجٍّ عَمِیْق سے ہوتے ہوئے دیوانہ وار آئے۔ وہ خدا کے اس پاک بندے کی قریب سے ایک جھلک دیکھنے کے لئے کس طرح بیتاب ہوتے تھے۔ ان کی خواہش ہوتی تھی کہ ان کی نظریں حضور کی نظروں سے مل جائیں۔ شاید خدا کے اس محبوب بندہ کی محبت بھری اور دعا بن کر پڑنے والی نظر ان کی تقدیر بدل دے۔ ان کی یہ محبت بہت ہی عارفانہ محبت تھی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خاص دوستوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”جب ان سے کوئی بہت دوستی کرتا ہے اور سچی وفاداری اور اخلاص کے ساتھ ان کی راہ میں فدا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس پر ایک خاص رحمت نازل کرتا ہے۔ ان کی دعائیں بہ نسبت اوروں کے بہت زیادہ مقبول ہوتی ہیں.......... ان کے چہروں پر عشق الٰہی کا ایک نور ہوتا ہے۔ جو شخص اس کو دیکھ لے اس پر نار جہنم حرام کی جاتی ہے..........“۔

کتنے خوش نصیب ہیں وہ مومنین صالحین جنہیں خدا تعالیٰ نے اپنی قائم کردہ، الٰہی نصرت و تائید کے عظیم نشانات سے معمور خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ ایسی نعمت عظمیٰ سے نوازا ہے۔ اور کتنے خوش نصیب ہیں وہ جو اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں اور ”سچی وفاداریوں اور اخلاص کے ساتھ“ اس راہ میں فدا ہیں۔ اے اللہ! تُو ہم سب احمدیوں کو ایسا ہی بنا دے اور خلیفۂ وقت کی پُر شفقت و محبت نظر، آپ کی پاکیزہ صحبت اور توجہ اور دعا کی برکتوں کو اپنے ناچیز وجودوں میں سمونے کی بڑھتی ہوئی اہلیت اور استعداد اور سعادتیں عطا فرماتا چلا جا۔ ہماری کمزوریوں کو دور فرما، ہمارے گناہوں کو بخش دے۔ ہمارے اندر وہ پاک تبدیلیاں پیدا فرما جو تجھے پسند ہیں۔ اپنے پیاروں کے صدقے ہم پر نظر کرم فرماتے ہوئے ہمارے دلوں کو اپنی سچی محبت سے بھر دے۔ خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کے دروازہ سے ہم اس طور پر داخل ہوں کہ تیرے پیار کی نظریں ہم پر پڑ رہی ہوں۔ ہم خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ پر سچا ایمان رکھنے والے اور اعمال صالحہ کے ساتھ اس باغ ایمان کی آبیاری کرنے والے اور خلافت سے وابستگی کے تمام تقاضوں کو احسن رنگ میں پورا کرنے والے ہوں۔ اے رحیم و کریم خدا تُو ہمیں اور ہماری نسلوں کو بھی عبادت کا حق ادا کرنے کی بھی توفیق بخش اور مالی قربانیوں کا بھی۔ ہمیں ہر قسم کے حسد اور بغض اور کینوں سے پاک و صاف کرتے ہوئے سچی اور حقیقی وحدت عطا فرما۔ ہمیں ان لوگوں میں شامل فرما جو اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّار اور رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کے مصداق ہیں، جو ہمیشہ تیرے حضور رکوع و سجود کرنے والے اور تیرے فضل اور تیری رضا کے طلبگار ہیں۔ تُو اپنے انوار سے ہمارے وجودوں کو روشن فرما اور اس بات کی توفیق بخش کہ ہم خلافت احمدیہ کے زیر سیادت تیرے نور کو ساری دنیا میں پھیلاتے چلے جائیں۔ اور وہ دن جلد آئے جب کیا ایشیا اور کیا یورپ، کیا افریقہ اور کیا امریکہ اور آسٹریلیا اور کیا جزائر کے رہنے والے سب کے سب نور توحید سے منور ہو جائیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

(نصیر احمد قمر)

گھانا کے لئے ایک برہن کا گیت

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ خلافت جوبلی گھانا کے خطاب کے تناظر میں)

ابھی تو کھیل رچا ہی تھا تُو نے میداں بھی مار لیا
رہی مَیں مُورکھ منہ ہی دھوتی اُس نے جا دل تجھے دیا
مرے پِیا نے جذبوں کی برکھا میں تُجھ کو دیس کیا
کہوں مَیں سکھیوں سے کیا گھانا افریقا کے تارے گھانا
تجھے بدھائی اس نردھن کی اے پیتم کے پیارے گھانا

خاک پہ رہ کر امبر سے تُو مٹّی، پانی لایا ہے
خود کو چاک پہ مولیٰ کے رکھ کر پھر عجب گھمایا ہے
پی کے من بھائے جو مورت ایسا روپ بنایا ہے
کہوں مَیں سکھیوں سے کیا گھانا افریقا کے تارے گھانا
تجھے بدھائی اس نردھن کی اے پیتم کے پیارے گھانا

تُو نے اپنے مَن کی اَگنی سے آنکھیں دہکا لی ہیں
ظلمت کی ساری تصویریں اُجیارے میں ڈھالی ہیں
تیرے ہاتھ لگی تعبیریں میرے خواب سوالی ہیں
کہوں مَیں سکھیوں سے کیا گھانا افریقا کے تارے گھانا
تجھے بدھائی اس نردھن کی اے پیتم کے پیارے گھانا

جمیل الرحمٰن (ہالینڈ)

عالمگیر ایٹمی تباہی سے متعلق عظیم قرآنی پیشگوئیاں

(حضرت مرزا طاہر احمد۔ خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ)

عصر حاضر سے تعلق رکھنے والی بعض قرآنی پیشگوئیاں غیر معمولی طور پر عالمگیر اہمیت کی حامل ہیں۔ ان میں سے ایک ایسی ہی پیشگوئی ہونے والی ممکنہ ایٹمی تباہی سے متعلق ہے۔

یہ پیشگوئی اس زمانہ میں کی گئی جب ایٹمی دھماکے کا تصور کسی کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا۔ لیکن جیسا کہ ابھی بیان کیا جائے گا قرآن کریم کی بعض آیات میں بڑی صراحت کے ساتھ ایسے باریک ذرات کا ذکر ملتا ہے جو بے انتہا توانائی کا منبع ہیں گویا کہ اپنے اندر جہنم کی آگ سمیٹے ہوئے ہیں۔ مندرجہ ذیل آیات حیرت انگیز حد تک عین اسی مضمون پر روشنی ڈالتی ہیں۔

وَیۡلٌ لِّکُلِّ ہُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِ الَّذِیۡ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَہٗ۔ یَحۡسَبُ اَنَّ مَالَہٗۤ اَخۡلَدَہٗ۔ کَلَّا لَیُنۡۢبَذَنَّ فِی الۡحُطَمَۃِ۔ وَمَاۤ اَدۡرٰکَ مَا الۡحُطَمَۃُ۔ نَارُ اللّٰہِ الۡمُوۡقَدَۃُ الَّتِیۡ تَطَّلِعُ عَلَی الۡاَفۡئِدَۃِ۔ اِنَّہَا عَلَیۡہِمۡ مُّؤۡصَدَۃٌ فِیۡ عَمَدٍ مُّمَدَّدَۃٍ۔

(سورۃ الھمزۃ 104: آیات 2 تا 10)

ترجمہ: ہلاکت ہو ہر غیبت کرنے والے سخت عیب جُو کیلئے۔ جس نے مال جمع کیا اور اس کا شمار کرتا رہا۔ وہ گمان کیا کرتا تھا کہ اس کا مال اسے دوام بخش دے گا۔ خبردار! وہ ضرور حُطَمَہ میں گرایا جائے گا۔ اور تجھے کیا بتائے کہ حُطَمَہ کیا ہے۔ وہ اللہ کی آگ ہے بھڑکائی ہوئی۔ جو دلوں پر لپکے گی۔ یقیناً وہ ان کے خلاف بند رکھی گئی ہے۔ ایسے ستونوں میں جو کھینچ کر لمبے کئے گئے ہیں۔

یہ مختصر سورۃ حیرت انگیز پیشگوئیوں کا زبردست مجموعہ ہے جن کا اس زمانہ میں کوئی تصور تک نہیں کر سکتا تھا۔ کیا یہ حیران کن بات نہیں ہے کہ بعض گنہگار حُطَمَہ میں ڈالے جائیں گے۔ حُطَمَہ سے مراد وہ مہین اور باریک ترین ذرات ہیں جو ایک نیم روشن کمرے میں سے گزرتی ہوئی روشنی کی شعاع میں تیرتے ہوئے پائے جاتے ہیں۔

مستند عربی لغات میں حُطَمَہ کے دو بنیادی معانی پائے جاتے ہیں۔ ایک حُطَمَہ ہے جس کا مطلب کسی چیز کو پیسنا یا ریزہ ریزہ کرنا ہے۔ دوسرا حُطَمَہ جس کے معنی بے حقیقت سے چھوٹے ذرات کے ہیں۔ گویا حُطَمَہ کسی چیز کو اس کے باریک ترین ذرات میں توڑنے کو کہتے ہیں۔

ان دونوں معانی کا جائز طور پر اطلاق ان باریک ترین ذرات پر ہو سکتا ہے جن کی مزید تقسیم ناممکن ہو۔ آج سے چودہ سو سال قبل ایٹم کا کوئی تصور موجود نہیں تھا لیکن صرف حُطَمَہ ہی ایک ایسا لفظ ہے جسے ایٹم کا قریب ترین مترادف قرار دیا جا سکتا ہے۔ دوسری جانب صوتی اعتبار سے بھی یہ دونوں الفاظ ملتے جلتے ہیں۔ انسان ابھی اس دعویٰ پر حیران ہے کہ اسے حُطَمَہ میں جھونکا جائے گا کہ ایک اور پہلے سے بھی زیادہ حیرت انگیز دعویٰ سامنے آ جاتا ہے۔

لفظ حُطَمَہ کی وضاحت کرتے ہوئے قرآن کریم اسے ایک ایسی بھڑکتی ہوئی آگ قرار دیتا ہے جو ایسے ستونوں میں بند ہے جو کھینچ کر لمبے کئے گئے ہوں۔ جب انسان کو اس میں جھونکا جائے گا تو یہ آگ پسلیوں کو نقصان پہنچائے بغیر براہ راست دل پر لپکے گی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آگ خاصیت کے لحاظ سے عام آگ سے یکسر مختلف ہوگی جو جسم کو جلانے سے پہلے ہی دل کی حرکت کو یوں بند کر دے گی جیسے اسے روکنے والی پسلیوں کا کوئی وجود ہی نہ ہو۔ نزول قرآن کے وقت یقیناً اس قسم کی آگ کا کوئی تصور موجود نہیں تھا۔

یہاں بیان کردہ تشریح ہی حیران کن نہیں، آگے آنے والی وضاحت اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز ہے۔ جس آگ کا ذکر کیا گیا ہے وہ ایسے ستونوں میں بند ہے جو کھینچ کر لمبے کئے گئے ہوں۔ اور یہ آگ ایسے وقت میں انسان پر حملہ آور ہوگی جب اس کا بے قابو ہونا مقدر ہوگا۔

یہ چھوٹی سی سورۃ حیرت انگیز امور پر مشتمل ہے۔ اوّل یہ ذکر کہ ایک وقت ایسا آئے گا جب انسان چھوٹے چھوٹے ذرّات میں جھونک دیا جائے گا۔ پھر ان ذرّات کی وضاحت کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ ان میں ہے کیا؟ ان میں آگ ہے جو چھوٹے چھوٹے سلنڈروں میں بند ہے جن کی شکل لمبوترے بلند و بالا ستونوں جیسی ہے۔

چھوٹے ذرات میں جھونکے جانے کا یہ مطلب نہیں کہ صرف ایک آدمی ان میں ڈالا جائے گا بلکہ یہ لفظ وسیع معنوں میں بنی نوع انسان کیلئے استعمال ہوا ہے اور ان میں ڈالے جانے سے مراد وہ عذاب ہے جس میں اسے مبتلا کیا جائے گا جو اس کا مقدّر ہے۔ جب سے انسان نے ایٹم کا پوشیدہ راز دریافت کر کے اس میں موجود بے انتہا توانائی سے آگہی حاصل کی ہے یہ بات قابل فہم ہو گئی ہے۔ یہی وہ دور ہے جب باریک ترین ذرات میں چھپی ہوئی آگ باہر نکل کر ہزارہا مربع میل علاقہ کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے۔ اس کی زد میں آنے والی انسان سمیت ہر چیز تباہ ہو جائے گی۔ چنانچہ وہ بات جو آج سے چودہ سو سال قبل غیر حقیقی دکھائی دیتی تھی اسے آج کا بچہ بچہ جانتا ہے۔

حیرت اور مبالغہ آرائی کا کوئی بھی محاورہ اس پیشگوئی کی عظمت کے بیان کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ کیا یہ حقیقت کم حیرت انگیز ہے کہ اس زمانہ کے لوگ اس چھوٹی سی سورۃ یعنی اَلۡھُمَزَۃ کو سمجھنے سے قاصر رہے۔ وگرنہ اس کا اثر دلوں کی بجائے ان کے ایمان واعتقاد پر ہوتا۔ عقل اس بات کو تسلیم نہیں کرتی کہ یہ عظیم الشان پیشگوئیاں ان کی توجہ کا مرکز نہیں بن سکیں۔ شاید ان کا خیال ہو کہ ان آیات کا تعلق اس دنیا کے واقعات سے نہیں، آخرت سے ہے۔ بہت سے مفسرین نے ان آیات کی تفسیر کی کوشش ہی نہیں کی۔ اور جنہوں نے اس مشکل کام کو اپنے ذمہ لیا وہ یہ کہہ کر بری الذمہ ہو گئے کہ یہ تو دوبارہ جی اٹھنے کی باتیں ہیں اور اس طرح ان تمام پیشگوئیوں کے معانی پر غور کرنے کی کوشش ہی نہیں کی۔

مغربی مستشرق سیل (Sale) کو بھی حُطَمَہ کا لفظی ترجمہ کرنے میں مشکل پیش آئی۔ اس نے حُطَمَہ کا لفظی ترجمہ کئے بغیر صرف یہ لکھا کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد حُطَمَہ میں ڈالی جائے گی۔ اس طرح اس نے انگریزی جاننے والوں کی اس ممکنہ بے یقینی کو دور کر دیا جس کا انسان کے چھوٹے چھوٹے ذرات میں ڈالے جانے کے ترجمہ سے پیدا ہونے کا احتمال تھا۔ چنانچہ حُطَمَہ کے درست معنی معلوم نہ ہونے کی وجہ سے قاری کے ذہن میں حُطَمَہ کے معنی کسی بڑے کمرہ میں جلتی ہوئی آگ کے آتے ہیں۔ اس حکمت عملی نے سیل (Sale) کو غلط ترجمہ سے پیدا ہونے والی شرمندگی سے تو بچا لیا لیکن وہ اس عظیم الشان پیشگوئی کا حق ادا کرنے میں ناکام رہا۔

اس آیت میں مذکور آگ کا تعلق خواہ اس دنیا سے ہو یا آخرت سے، اسے کسی بھی طرح باریک ترین ذرّات میں بند نہیں کیا جا سکتا۔ چونکہ ایٹمی دور کے ارتقا سے قبل اس قسم کی آگ کا کوئی تصور ہی موجود نہیں تھا اس لئے سیل اور دیگر پہلے مفسرین کو اس کے حل کرنے میں مشکل درپیش تھی۔ آخرکار اب کہیں جا کر یہ عقدہ کھلتا ہوا نظر آتا ہے جس کی تمام کڑیاں ایک دوسرے کے ساتھ ترتیب سے جڑی ہوئی ہیں۔

جب تک سائنسی لحاظ سے یہ معلوم نہ ہو کہ ایٹمی دھماکہ کس طرح ہوتا ہے اور جوہری کمیت میں کیا کیا تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں، قرآن کریم میں مذکور لمبے ستونوں کے معنی مکمل طور پر سمجھ میں نہیں آ سکتے۔ پھٹنے سے قبل جوہری کمیت کی کیفیت کو ایٹمی ماہرین اس طرح بیان کرتے ہیں جیسے کوئی چیز اپنے اندر موجود بے انتہا دباؤ کی وجہ سے پھٹ پڑنے والی ہو۔ یہ دباؤ ایٹم کے مرکزہ کے پھٹنے سے قبل اس کے پھیلنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس عمل میں ایک بڑے ایٹمی وزن والا عنصر کم ایٹمی وزن والے دو عناصر میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ نئے بننے والے عناصر کے ایٹمی وزن کا مجموعہ ابتدائی عنصر (parent-element) جو heavy metal بھی کہلاتا ہے، کے ایٹمی وزن سے کچھ کم ہوتا ہے۔ اس عمل میں ایٹمی وزن کا جو معمولی سا حصہ ضائع ہوتا ہے وہ توانائی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ ایٹم بم کا یہی ایک واحد ماڈل نہیں ہے لیکن ہم نے لمبے ستونوں کے عمل کو بیان کرنے کیلئے یہ آسان ماڈل چنا ہے۔

اب ہم اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ آگ براہ راست دلوں پر کس طرح لپکے گی۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ایٹمی دھماکہ کے وقت گاما ریز (gamma rays)، نیوٹرانز (neutrons) اور ایکس ریز کی ایک بہت بڑی تعداد خارج ہوتی ہے۔ ایکس ریز درجہ حرارت کو فوری طور پر بے انتہا بڑھا دیتی ہیں۔ نتیجۃً آگ کا ایک بڑا سا گولہ بنتا ہے جو انتہائی گرم ہواؤں کے دوش پر تیزی سے بلند ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ بہت بڑی کھمبی نما آگ کی چھتری میلوں دور سے نظر آتی ہے۔

ایکس ریز، نیوٹرانز کے ساتھ تمام افقی سمتوں میں بھی پھیل جاتی ہیں اور اپنی حرارت کی وجہ سے راستہ میں موجود تمام چیزوں کو جلا کر راکھ کر دیتی ہیں۔ ان گرم لہروں کی رفتار آواز کی رفتار سے کہیں زیادہ ہے جن سے shockwaves بھی بنتی ہیں لیکن ان سے بھی کہیں زیادہ تیز اور نفوذ کرنے والی گاما ریز ہیں جو روشنی کی رفتار سے سفر کرتے ہوئے ان گرم لہروں کو مات دے دیتی ہیں۔ یہ بے حد مرتعش ہوتی ہیں اور اسی ارتعاش کی وجہ سے دلوں کی حرکت کو بند کر دیتی ہیں۔ فوری موت ایکس ریز سے پیدا ہونے والی حرارت کی بجائے گاما ریز کی شدید توانائی کے نتیجہ میں واقع ہوتی ہے۔ قرآن کریم نے اس مضمون کو بعینہٖ اس طرح بیان کیا ہے۔

پھر سورۃ الدخان میں قرآن کریم ایک ایسے مہلک بادل کا ذکر فرماتا ہے جو تباہ کن چمکدار دھوئیں پر مشتمل ہوگا:

فَارۡتَقِبۡ یَوۡمَ تَاۡتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیۡنٍ۔ یَّغۡشَی النَّاسَ ۔ہٰذَا عَذَابٌ اَلِیۡمٌ۔

(الدخان 44: 11-12)

ترجمہ: پس انتظار کر اس دن کا جب آسمان ایک واضح دھواں لائے گا جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔ یہ ایک بہت دردناک عذاب ہوگا۔

مندرجہ ذیل آیات اس دھوئیں کی نوعیت پر مزید روشنی ڈالتی ہیں:

اِنۡطَلِقُوۡۤا اِلٰی مَا کُنۡتُمۡ بِہٖ تُکَذِّبُوۡنَ۔ اِنۡطَلِقُوۡۤا اِلٰی ظِلٍّ ذِیۡ ثَلٰثِ شُعَبٍ۔ لَّا ظَلِیۡلٍ وَّلَا یُغۡنِیۡ مِنَ اللَّہَبِ۔ اِنَّہَا تَرۡمِیۡ بِشَرَرٍ کَالۡقَصۡرِ۔ کَاَنَّہٗ جِمٰلَتٌ صُفۡرٌ (المرسلت 77: 30-34)

ترجمہ: اس کی سمت چلو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ ایسے سائے کی طرف چلو جو تین شاخوں والا ہے۔ نہ تسکین بخش ہے نہ آگ کی لپٹوں سے بچاتا ہے۔ یقیناً وہ ایک قلعہ کی طرح کا شعلہ پھینکتا ہے۔ گویا وہ جوگیا رنگ کے اونٹوں کی طرح ہے۔

یہاں اِنۡطَلِقُوۡۤا سے مراد یہ ہے کہ کسی وقت بنی نوع انسان پر ایسا زمانہ آئے گا جب انہیں ایک اذیت ناک بادل کی شکل میں ایک ایسی آفت کا سامنا کرنا پڑے گا جو کوئی سایہ یا تحفّظ فراہم نہیں کرے گی۔ سائے تو آرام اور پناہ دیا کرتے ہیں۔ بادل ہمارے اور سورج کی جھلسا دینے والی تپش کے مابین حائل ہو جاتے ہیں۔ مندرجہ بالا آیات میں کسی سورج کا ذکر نہیں کیا گیا بلکہ صرف اسی آگ کا ذکر ہے جس کی تپش سے یہ سایہ کوئی تحفّظ فراہم نہیں کر سکے گا۔ اس کے برعکس اس بادل کا سایہ آگ کے عذاب میں مزید اضافے کا باعث ہوگا۔ اس کے سائے میں کچھ بھی محفوظ نہیں ہوگا۔ یقیناً یہ اشارہ اس تابکار بادل کی طرف ہے جو ایٹمی دھماکہ کے وقت بنتا ہے۔ جس واقعہ کا یہاں ذکر ہو رہا ہے اس میں جوگیا رنگ کے بڑے بڑے شعلے بلند ہوں گے جنہیں قلعوں اور اونٹوں کے مشابہ قرار دیا گیا ہے۔ اس مشابہت میں محض اونٹ کے رنگ کی طرف ہی نہیں بلکہ اس کے کوہان کی طرف بھی اشارہ ہے۔

ساتویں صدی کے لوگ اس ہلاکت خیز بادل یا دھوئیں کی اہمیت کو کما حقہ سمجھنے کے قابل نہیں تھے کیونکہ یہ بات ان کے فہم سے بالا تھی۔ تاہم آج ہمیں ایٹمی دھماکوں کا بخوبی علم ہے اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے

والے تابکار بادل کو ہم اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔

اس خوفناک تباہی کا ذکر مندرجہ ذیل آیت میں بھی ملتا ہے۔

وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِلْمُکَذِّبِیْنَ (المرسلت 16:77)

ترجمہ: ہلاکت ہے اس دن جھٹلانے والوں پر۔

اگرچہ یَوْمَئِذٍ سے مراد قیامت کا دن بھی ہو سکتا ہے لیکن یہ اس زمانہ پر بھی دلالت کرتا ہے جب ان لوگوں کو جو الٰہی نشانات کا انکار کرتے ہیں ایک ایسے دھوئیں کا عذاب دیا جائے گا جس کے سائے کے نیچے ہر چیز پر موت برسے گی۔ یہ ایک ایسا سایہ ہوگا جو ایک جگہ سے دوسرے جگہ حرکت کرے گا اور آرام دینے کی بجائے عذاب کا باعث ہوگا۔ یہ وہ دور ہوگا جب انسان اس عظیم آسمانی عذاب کو دیکھنے کے بعد بالآخر خدا کی طرف رجوع کرے گا اور اس سے اس ناقابل برداشت عذاب سے بچنے کی التجا کرے گا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کا عذاب لوگوں پر نازل ہوتا ہے تو بخشش اور نجات کا وقت پہلے ہی گزر چکا ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے۔

اَنّٰی لَھُمُ الذِّکْرٰی وَقَدْ جَآءَ ھُمْ رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ۔ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْہُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ۔

(الدخان 44:14-15)

ترجمہ: ان کے لئے اب کہاں کی نصیحت جبکہ ان کے پاس ایک روشن دلائل والا رسول آچکا تھا۔ پھر بھی انہوں نے اس سے اعراض کیا اور کہا سکھایا پڑھایا ہوا (بلکہ) پاگل ہے۔

بنی نوع انسان کو انبیاء کے ذریعہ تنبیہ کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کو ان کی بداعمالیوں کے المناک نتائج سے آگاہ کیا جائے۔ مذکورہ بالا پیشگوئیاں واضح طور پر عصر حاضر سے تعلق رکھتی ہیں جن میں ایسے واقعات بیان ہوئے ہیں جن سے پرانے زمانہ کے لوگ کلیۃً بے خبر تھے۔ انسان یہ دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے کہ کس تفصیل کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ایسی تمام پیشگوئیوں کی خبر آنحضرت ﷺ کو پہلے سے دے دی تھی۔ لیکن جس وضاحت کے ساتھ آپ ﷺ مستقبل کے واقعات کو بیان فرماتے ہیں اس سے بڑا قوی تاثر یہ پیدا ہوتا ہے کہ گویا یہ تمام واقعات آپ ﷺ کے سامنے کسی فلم کی طرح گزر رہے ہیں۔ تاہم بنی نوع انسان کو ان پیشگوئیوں کے ظہور کے لئے ایک ہزار سال سے بھی زیادہ انتظار کرنا پڑا اور ان واقعات کا ظہور موجودہ ایٹمی دور میں ہی ممکن ہوا۔ ایٹمی تباہی کا تصور بہت ہولناک ہے لیکن انسان نے اس کے اسباب کا کھوج لگانے کی طرف بہت کم توجہ دی ہے۔ آدمی کی نظر عموماً سطحی معاملات تک ہی محدود رہتی ہے۔ بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنے گریبان میں جھانک کر برائی کی شناخت کر سکتے ہیں۔ یہ اندھا پن بطور خاص انسان کی کج روی سے تعلق رکھتا ہے۔ اپنے ماحول میں مصائب اور برائیاں پھیلانے کے باوجود انسان اپنے آپ کو کبھی اس کا ذمہ دار نہیں گردانتا۔

انہی عالمگیر آفات کا ہم اس وقت تجزیہ کر رہے ہیں۔ ایک سائنسدان ایٹمی دھماکوں کے پیچھے کارفرما عوامل کی تشریح محض مادی اور طبعی اسباب کی حد تک ہی کرتا ہے۔ مگر جب اس قسم کے تباہ کن ہتھیاروں کو انسان کی امن و سلامتی کی تباہی کیلئے استعمال کیا جائے تو ایسے ہتھیاروں کے موجد سائنسدانوں کو موردالزام نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ بلکہ اصل وجہ کچھ اور ہوتی ہے۔ یہ دراصل بڑی بڑی عالمی طاقتیں ہی ہیں جو عالمگیر سطح کے ظالمانہ اور نامعقول فیصلوں کی ذمہ دار ہیں۔ تاہم اپنی تمام تر عظمت کے باوجود ان کی حیثیت خودغرض عوام کی اجتماعی سوچ کے ہاتھوں کھیلنے والے مہروں سے زیادہ نہیں ہے۔ قرآن کریم اگرچہ ان سائنسی عجائبات کا بڑے معین رنگ میں ذکر فرماتا ہے لیکن سائنس کے کسی معلّم کی حیثیت سے نہیں بلکہ ہماری توجہ اس حقیقت کی طرف بھی مبذول کراتا ہے کہ انسان کے مسخ شدہ رویہ کے اصل اسباب دراصل غیر اخلاقی محرکات ہوا کرتے ہیں۔ قرآن کریم نہ صرف ان پوشیدہ محرکات کو بیان کرتا ہے بلکہ ہماری توجہ ان کے پیچھے کارفرما قوت پر بھی مرکوز کرتا ہے۔ یعنی وہ بندوق کی لبلبی کا ذکر تو کرتا ہے لیکن ہماری توجہ اس انگلی کی طرف بھی مبذول کراتا ہے جو اسے دباتی ہے۔ قرآن کریم کی تنبیہات کا یہی مقصد ہے۔ اس طرح وہ بار بار یہ اعلان کرتا ہے کہ انسان پر ہونے والے ہر ظلم کا ذمہ دار دراصل انسان ہی ہے۔ پس قرآن کریم کی رو سے اس سلسلہ میں کئے جانے والے حفاظتی اقدامات کا تعلق انسانی کردار کی اصلاح سے ہے۔ یعنی اگر لوگ اپنے رویہ میں تبدیلی لائیں اور الٰہی ہدایت کے مطابق اپنی اصلاح کریں تو اس سے وہ صحت مندانہ ماحول پیدا ہوگا جو عدل و انصاف کی بقا کے لئے ضروری ہے۔

قرآنی پیشگوئیاں روشنی کے ایک مینار کی حیثیت سے پیش آمدہ خطرات اور ان سے بچنے کے طریقوں کی طرف واضح رہنمائی کرتی ہیں لیکن بظاہر یہ بات محال نظر آتی ہے کہ انسانی معاملات کی کشتی کے ناخدا اس تنبیہ پر کان دھریں گے اور انسان کو ان خطرات سے نکال کر کسی محفوظ مقام پر لے جائیں گے۔ اور یہی تباہی کی اصل وجہ ہے۔ انسانی رویہ کے تمام پہلوؤں کا حقیقت پسندانہ اور تنقیدی جائزہ لئے بغیر آج کے انسان کو درپیش مسائل کا کوئی بھی قابل عمل حل پیش نہیں کیا جا سکتا۔ الغرض ان مسائل کا حل بنیادی انسانی اقدار کی بحالی میں مضمر ہے۔ مثلاً سچائی، دیانت، ایمانداری، انصاف، دوسروں کا خیال رکھنا، لوگوں کی تکلیف کا احساس خواہ ان سے کوئی رشتہ نہ ہو اور نیکی کے ساتھ عمومی وابستگی۔ ان اقدار کو انسانی تعلقات کے دائرے سے نکال دیں تو پھر خوفناک آفات سے کوئی مفر نہیں۔ اور اس صورت حال کا یہی واحد اور منطقی نتیجہ ہے۔

سورۃ القمر میں اس امر کی وضاحت گزشتہ اقوام کی تاریخ کے حوالہ سے کی گئی ہے جنہوں نے اپنے وقت کے انبیاء کے انذار پر کان نہ دھرا۔ نتیجۃً وہ اپنے المناک انجام کو پہنچیں جس کا انہیں وعدہ دیا گیا تھا اور وقت گزرنے کے بعد کی توبہ ان کے کسی کام نہ آئی۔ اس انذار سے یہ فائدہ ضرور حاصل ہوا کہ وہ آئندہ نسلوں کیلئے عبرت کا نشان بن گئیں۔ چنانچہ قرآن کریم ان کے المیہ کی طرف اس لئے اشارہ کرتا ہے تا ان کی موت سے آئندہ نسلیں صحیح انداز سے زندگی بسر کرنے کا فن سیکھ سکیں۔

وَلَقَدْ جَآءَ ھُمْ مِّنَ الْاَنْبَآءِ مَا فِیْہِ مُزْدَجَرٌ۔ حِکْمَۃٌ بَالِغَۃٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ (القمر 54:5-6)

ترجمہ: اور ان کے پاس کچھ خبریں پہنچ چکی تھیں جن میں سخت زجر و توبیخ تھی۔ کمال تک پہنچی ہوئی حکمت تھی۔ پھر بھی اِنذار کسی کام نہ آئے۔

اگر کوئی قوم سبق حاصل نہ کرے تو اپنی اس خوفناک تباہی کی وہ خود ذمہ دار ہوگی جو ان کی منتظر ہے۔ جس ایٹمی تباہی کا ہم ذکر کر رہے ہیں، سورۃ طٰہٰ میں بھی اس کے انجام کے بارہ میں کھول کر بیان کیا گیا ہے۔ اس آیت پر غور کرنے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ تباہی دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کا غرور اور رعونت پاش پاش کر کے رکھ دے گی۔ انسان کو بحیثیت مجموعی صفحۂ ہستی سے نہیں مٹایا جائے گا۔ متعلقہ آیت میں واضح طور پر یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ یہ موقع بنی نوع انسان کے کلیۃً خاتمہ کا نہیں ہوگا بلکہ متکبر سیاسی طاقتیں سرنگوں کی جائیں گی اور ان کے مقبروں پر نظام نَو کی بنیادیں اٹھائی جائیں گی۔ پہاڑوں جیسی عظیم عالمی طاقتیں اس طرح خاک میں ملا دی جائیں گی جیسے وہ ایک چٹیل میدان ہو جس میں کوئی نشیب و فراز نہیں ہوتا:

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ یَنْسِفُھَا رَبِّیْ نَسْفًا۔ فَیَذَرُھَا قَاعًا صَفْصَفًا۔ لَّا تَرٰی فِیْھَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا۔ یَوْمَئِذٍ یَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِیَ لَاعِوَجَ لَہٗ۔ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا ھَمْسًا (طٰہٰ 20:106-109)

ترجمہ: اور وہ تجھ سے پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تُو کہہ دے کہ انہیں میرا ربّ ریزہ ریزہ کر دے گا۔ پس وہ انہیں ایک صاف چٹیل میدان بنا چھوڑے گا۔ تُو اس میں نہ کوئی کجی دیکھے گا اور نہ نشیب و فراز۔ اس دن وہ اس دعوت دینے والے کی پیروی کریں گے جس میں کوئی کجی نہیں۔ اور رحمان کے احترام میں آوازیں نیچی ہو جائیں گی اور تُو سرگوشی کے سوا کچھ نہ سنے گا۔

خدا تعالیٰ جو کجیاں دور کرنے والا کامل خدا ہے ان کی کجیاں اور اونچ نیچ ختم کر دے گا اور اسی کی قدرت سے یہ حیرت انگیز انقلاب برپا ہوگا۔ یہاں پہاڑوں سے استعارۃً حکومتیں اور اقوام مراد ہیں جن کے بارہ میں قرآن کریم پیشگوئی فرماتا ہے کہ جب ان کا غرور توڑ دیا جائے گا اور بالآخر وہ ذلیل و رسوا کر دیئے جائیں گے اور ان کے سب کس بل نکل جائیں گے تب کہیں جا کر وہ خدا تعالیٰ کے نہایت ہی منکسر المزاج منادی کی آواز پر لبیک کہیں گے جس میں کوئی کجی نہیں۔ یہ تباہی ان گنت ایٹمی دھماکوں کے نتیجہ میں ہی ممکن ہے جس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ انسان اس وقت تک نصیحت نہیں پکڑے گا جب تک یہ تباہی اس کے کبر کو پارہ پارہ نہ کر دے۔ وعید کے اس افسوسناک پیغام کے ساتھ ساتھ اس سے امید کی ایک کرن بھی پھوٹتی ہے کہ بنی نوع انسان آخرکار بچ کر روشنی کے ایک نئے دور میں داخل ہوں گے۔ انسان اپنے اطوار میں اگر بروقت تبدیلی پیدا نہ کر سکا تو خدا تعالیٰ کے انکار اور اپنی حماقتوں کے نتائج کا کسی قدر مزہ چکھنے کے بعد بالآخر توبہ کر ہی لے گا۔

ایک اور سورۃ میں قرآن کریم ایسی خوفناک اور عظیم جغرافیائی اور موسمی تبدیلیوں کا ذکر کرتا ہے جو کئی خطوں، ملکوں اور براعظموں کو کلیۃً بنجر کر کے رکھ دیں گی۔ غالباً اس کا تعلق ایٹمی تباہی کے بعد کے اثرات سے ہے جس کا ہم نے ابھی ذکر کیا ہے۔ اس سے پہلے یہی زمینیں دنیا کے خوبصورت ترین علاقوں میں شمار کی جاتی تھیں اور اپنی بے مثل خوبصورتی کی وجہ سے مشہور تھیں۔ ہماری خواہش ہے کہ کاش پیشگوئیوں کا کم سے کم یہ حصہ تو نہ ہی پورا ہو۔ اس کا یقیناً یہ مطلب نہیں کہ ہم قرآنی پیشگوئیوں کا احترام نہیں کرتے بلکہ ہماری یہ خواہش خدا تعالیٰ کی بے پایاں رحمت پر ہمارے غیر متزلزل ایمان سے پھوٹ رہی ہے جو بہت معاف کرنے والا اور بڑا رحیم و کریم ہے۔ تمام وعیدیں خواہ کتنی ہی واضح اور دوٹوک کیوں نہ ہوں انسان کے اپنے عمل سے مشروط ہیں۔ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کس طرح اپنی حالت میں تبدیلی لانے کے باعث خدا تعالیٰ کی تقدیرِ مبرم سے بچا لی گئی تھی، یہ مثال ہمارے لئے امید کی شمع روشن کرتی ہے۔ اس حقیقت کے باوجود کہ انسان کی اخلاقی اقدار میں مسلسل انحطاط ہو رہا ہے اس خوش فہمی کا کوئی جواز تو نہیں بنتا مگر انسان کم از کم امید کا دامن تو تھام سکتا ہے۔ ورنہ سخت مایوسی اور ناامیدی کی بھیانک رات تو سامنے کھڑی ہے۔ مگر ان گہرے امراض کا علاج ہستیٔ باری تعالیٰ کے منکر ملحد 'مسیحاؤں' کے ہاتھ میں نہیں ہے بلکہ اس کا واحد علاج صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے بشرطیکہ ہمارے ہاتھ ہمیشہ دعا کے لئے اس کے حضور اٹھے رہیں۔ شاید ہم ایک ایسی زبان بول رہے ہیں جسے عصر حاضر کے انسان کیلئے سمجھنا مشکل ہے۔ کیونکہ اس کے کان اس کے برعکس زبان سننے کے عادی ہو گئے ہیں۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

("الہام، عقل، علم اور سچائی" مصنفہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ۔ صفحہ 537 تا 546۔ ایڈیشن اول)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنے AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ

(مینجر)

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ وہ ہمیں توفیق دے رہا ہے کہ دنیا کے ہر خطے میں، ہر شہر میں مسجدوں کی تعمیر کریں۔ ہر جگہ جماعت بڑی قربانیاں کرکے مسجدیں بنا رہی ہے۔

(پورٹونووو کی مسجد کے افتتاح کی مناسبت سے مسجد کی آبادی اور عبادت کے قیام کی طرف خصوصی توجہ دینے کی تاکید)

مسجدوں میں اس بات کا خیال رکھیں کہ ہم نے دنیاداری کی بات یہاں نہیں کرنی۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنی ہے۔

اپنی عبادتوں کے معیار کو بلند کرنا ہمارا فرض ہے۔ آپس میں پیار اور محبت اور بھائی چارے کو پہلے سے بڑھا کر تعلق کا اظہار کرنا ہمارا فرض ہے۔

ذیلی تنظیموں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہر تنظیم کی ذمہ داری صرف اپنی متعلقہ تنظیم کی حد تک ہے۔ ذیلی تنظیمیں اپنے معاملات میں براہ راست خلیفۂ وقت کے ماتحت ہیں۔ لیکن اپنے پروگرام بناتے وقت امیر سے مشورہ کر لیا کریں تاکہ جماعتی پروگراموں کے ساتھ ٹکراؤ نہ ہو

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 25 ؍اپریل 2008ء بمطابق 25؍شہادت 1387 ہجری شمسی بمقام پورٹونووو (بینن۔مغربی افریقہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے پورٹونووو کی اس مسجد میں ہم نماز جمعہ ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ توفیق دی کہ ایسی خوبصورت اور وسیع مسجد بنائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ یہاں جمع ہو سکیں۔ گزشتہ دورے میں جب مَیں آیا تھا تو کوتونو کی خوبصورت اور بڑی مسجد کا افتتاح کیا تھا۔ جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ وہ ہمیں توفیق دے رہا ہے کہ دنیا کے ہر خطے میں، ہر شہر میں مسجدوں کی تعمیر کریں۔ افریقہ کے غریب ممالک کے دُور دراز کے علاقوں کے چھوٹے چھوٹے گاؤں اور قصبوں میں بھی مسجد کی تعمیر ہو رہی ہے اور بڑے شہروں میں بھی مساجد بن رہی ہیں۔ اسی طرح یورپ اور دوسرے مغربی ممالک میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔ ہر جگہ جماعت بڑی قربانیاں کرکے مسجدیں بنا رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کے پاس نہ تو تیل کی دولت ہے، نہ کسی اور ذریعہ سے ہم دولت جمع کرتے ہیں، ہاں ایمان کی دولت ہے جس کی وجہ سے احمدی قربانی کرتے ہیں۔ پس آپ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اس دولت کی ہمیشہ حفاظت کرنی ہے۔ یہ ایک ایسا بے بہا خزانہ ہے جس کو چھیننے کے لئے ہر راستے پر چور، اچکے اور ڈاکو بیٹھے ہوئے ہیں۔ نہ ان لوگوں سے ہماری راتیں محفوظ ہیں، نہ ہمارے دن محفوظ ہیں بلکہ یہ ڈاکو شیطان کی صورت میں ہمارے خون میں دوڑ رہا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے ہوشیار کیا کہ شیطان جو تمہاری رگوں میں دوڑ رہا ہے اس سے بچو۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ آدم کی پیدائش کے وقت بھی شیطان نے یہ عہد کیا تھا کہ مَیں انسانوں کو ضرور ان کے راستے سے بھٹکاؤں گا۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایمان کی دولت ایسی دولت ہے جس کی حفاظت سب سے مشکل کام ہے۔ باقی دنیاوی دولتوں کے لئے تو آپ بنیادی حفاظت کے سامان کر سکتے ہیں۔ تالے لگا سکتے ہیں، پہرے بٹھا سکتے ہیں۔ لیکن یہ دولت ایسی ہے جس کی حفاظت کے لئے مسلسل اپنے نفس کی پاکیزگی کے سامان کرنے اور مسلسل جہاد کرنا پڑتا ہے۔ جس کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو تلاش کرنے کے لئے مسلسل جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر ہر راستے پر بیٹھے شیطان نے انسان کو ورغلانا ہے۔ شیطان نے تو پہلے دن سے کہہ دیا تھا کہ جس فطرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بنایا ہے وہ ہمیشہ دنیاداری کی طرف اور لالچ کی طرف جھکتا چلا جائے گا۔ اس نے یہ اعلان کیا تھا کہ انسان میری باتیں مانیں گے۔ عارضی خواہشات اور دنیاداری ان انسانوں کو اللہ تعالیٰ سے دور لے جائے گی اور اکثریت خدا تعالیٰ کی ناشکرگزار ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو یہی کہا تھا کہ ایسے ایمان ضائع کرنے والے اور ناشکرگزار لوگوں سے مَیں جہنم کو بھر دوں گا۔ پس ایک مومن کے لئے یہ دنیا ایسی ہے جس میں بہت پھونک پھونک کر قدم رکھنے کی ضرورت ہے، اپنے ایمانوں کی حفاظت کی ضرورت ہے اور ایمان کی حفاظت اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکے بغیر ناممکن ہے۔

پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ عبادالرحمٰن بنے۔ اُس رحمٰن خدا کے آگے جھکنے والا بنے جس نے بے شمار انعامات سے ہمیں نوازا ہے۔ ان انعامات میں سے آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ خوبصورت مسجد ہمیں عطا فرمائی ہے۔ ہر مسجد کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ ہم خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کے لئے یہاں جمع ہوں۔ پس شکرگزاری کا ایک بہت بڑا طریق یہ ہے کہ اس مسجد کو ہمیشہ آباد کرنے کی طرف ہماری توجہ رہے۔ جماعت کی ہر مسجد ہمیں آباد نظر آنی چاہئے اور مسجد کی آبادی کیا ہے؟ جیسا کہ مَیں نے کہا مسجد کی آبادی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے پانچ وقت مسجد میں آنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کے لئے مسجد میں حاضر ہونا ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ مسجد میں آ کر نماز پڑھنے کا ثواب 27 گنا زیادہ ہے۔ اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ مسجد بنانے کا حق تبھی ادا ہوگا جب اس نیت سے آیا جائے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی اور خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے جمع ہونا ہے تو پھر ہی حقیقی ثواب ہوگا۔ تبھی ایک مومن اپنی پیدائش کے حق کو ادا کرنے والا کہلائے گا۔ اس مقصد کو پورا کرنے والا کہلائے گا جس کے لئے خدا تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) کہ مَیں نے

جنّوں اور انسان کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس چاہے کوئی بڑے رتبے والا آدمی ہے، بڑے جاہ وجلال والا آدمی ہے، کوئی بہت امیر آدمی ہے یا کوئی غریب آدمی ہے، اللہ تعالیٰ نے دونوں طرح کے لوگوں کی پیدائش کا مقصد یہی بیان فرمایا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور یہ مساجد اسی لئے ہیں کہ تا تمام امیر وغریب ایک جگہ جمع ہوں اور تمام دنیاوی رشتوں کو ایک طرف رکھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور عبادت کے لئے صف بستہ ہو جائیں تا کہ ایک جان ہو کر، ایک جماعت ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور اس کا فضل تلاش کریں اور جب اس طرح ایک جان ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے تا کہ اس کے فضلوں کی بارش پہلے سے بڑھ کر ہو تو پھر اللہ تعالیٰ بھی ایسی عبادتوں کا ثواب 27 گنا بڑھا دیتا ہے۔ اگر دل میں یہ ہو کہ مَیں نے فلاں کے ساتھ کھڑے ہونا ہے یا فلاں کے ساتھ کھڑے نہیں ہونا یا فلاں شخص نے ابھی بیعت کی ہے اس کا مقام مجھ سے کم تر ہے تو باوجود اس کے کہ مسجد میں عبادت کے لئے آتے ہیں اس ثواب کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ جہاں آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا کہ مسجد میں نماز کا ثواب 27 گنا ہے، وہاں یہ بات بھی آنحضرت ﷺ نے فرمائی کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ کہ ہر عمل کا ثواب اس کی نیت پر ہے۔ اگر نیت نیک نہ ہو تو باوجود بظاہر نیک عمل کے اللہ تعالیٰ ثواب روک بھی لیتا ہے۔ پس ہر فعل کا ثواب اس صورت میں ہے جب نیتیں نیک ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بھی فرمایا کہ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ یعنی ایسے نماز پڑھنے والوں پر ہلاکت ہو۔ یہ ہلاکت اس لئے ہے کہ نماز کے اصل مقصد کو بھول جاتے ہیں، ان کی نیتوں میں کھوٹ ہوتا ہے۔ ایک دوسرے کے لئے نیک جذبات نہیں ہوتے۔ دنیاداری کے خیالات دماغ میں پھرتے رہتے ہیں۔ پس نمازوں سے فیض پانے کے لئے اپنے خیالات کو پاک کرنا بھی ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جس نماز میں دل کہیں ہے اور خیال کسی طرف ہے اور منہ سے کچھ نکلتا ہے وہ ایک لعنت ہے جو آدمی کے منہ پہ واپس ماری جاتی ہے اور قبول نہیں ہوتی۔ آپؑ نے فرمایا نماز وہی اچھی ہے جس میں مزا آتا ہے۔ ایسی ہی نماز کے ذریعہ سے گناہ سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور یہی وہ نماز ہے جس کی تعریف میں کہا گیا ہے کہ نماز مومن کی معراج ہے، نماز ہر مومن کے واسطے ترقی کا ذریعہ ہے۔ پس ایسی نمازیں ہیں جو ہمیں پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے اور ایسی نمازیں پڑھنے کی نیت سے ہمیں مسجد میں آنا چاہئے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہماری ذاتی ترقی بھی اور جماعتی ترقی بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی ہونی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، اپنے مقصد پیدائش کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔ خاص طور پر مسجدوں میں اس بات کا خیال رکھیں کہ ہم نے کوئی دنیاداری کی بات یہاں نہیں کرنی۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنی ہے۔ مسجد میں آتے وقت جب یہ صورت ہوگی اور جب ہر شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مسجد میں آ رہا ہوگا تو دوسرے کے متعلق اگر کوئی دل میں برا خیال بھی ہے تو وہ اسے جھٹکنے کی کوشش کرے گا اور ان نمازوں اور عبادتوں کی برکت سے مسجد سے باہر بھی پیار، محبت اور ایک دوسرے کا خیال رکھنے والی باتوں کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ دلوں کی ناراضگیوں اور کینوں سے نجات مل جائے گی۔

پس یہ مسجدیں بنانے کا فائدہ تبھی ہے جب اس نیت سے مسجد بنائی جائے اور اس نیت سے مسجد میں عبادت کے لئے جایا جائے کہ ہم نے اپنے دلوں کو خدا تعالیٰ کی خاطر پاک صاف رکھنا ہے۔ ورنہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں بے شمار مسجدیں ہیں۔ کئی مسجدیں ہیں جن میں خطبوں میں خطیب ایک دوسرے فرقہ پر گالیوں اور نہایت گندے الفاظ کے استعمال کے سوا اور کچھ نہیں کر رہے ہوتے۔ دنیا میں کئی مسجدوں میں جماعت کو بھی گالیوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ پھر مسجدوں میں بعض دفعہ خود اپنے اندر سے ہی دو گروہ لڑ پڑتے ہیں اور اس حد تک آگے نکل جاتے ہیں کہ حکومت کو دخل اندازی کر کے مسجدوں کو تالے لگانے پڑتے ہیں۔

تو کیا ایسی مسجدیں ثواب کا ذریعہ بن رہی ہیں؟ ایسے لوگ تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ پس مسجد بنانا اور اس کو خوبصورت بنانا کوئی ایسی بات نہیں جس پر بہت زیادہ خوش ہوا جائے۔ اگر حقیقی خوشی حاصل کرنی ہے تو اس صورت میں ممکن ہے جب خوبصورت دل رکھنے والے اور نیک نیت، پیار اور محبت پھیلانے والے اور خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے نمازی پیدا کئے جائیں۔

ہمیشہ یاد رکھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا ہے۔ آپس میں محبت اور بھائی چارے کو فروغ دینا ہے۔ اگر ہم اس مقصد کے حصول کی کوشش نہیں کر رہے تو ہمارا احمدی کہلانا بے مقصد ہے۔

مَیں نے کل جلسے پر بھی بیان کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کو وہی پیارا ہے جو تقویٰ میں ترقی کرنے والا ہے۔ اور تقویٰ میں ترقی کے لئے اس نے ہمیں جو راستے سکھائے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اسی طرح اس کے دوسرے حقوق کی ادائیگی بھی ہے اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی بھی ہے۔ پس ہم احمدیوں کو ہمیشہ ان حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ رکھنی چاہئے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر کس قدر احسان ہے کہ اس نے زمانہ کے امام کو ماننے کی ہمیں توفیق عطا فرمائی۔ دنیا جب آپس میں فساد میں مبتلا ہے ہمیں ایک جماعت میں پرویا ہوا ہے۔ پس اس احسان کا شکر گزار ہوتے ہوئے اپنی عبادتوں کے معیار کو بلند کرنا ہمارا فرض ہے۔ آپس میں پیار اور محبت اور بھائی چارے کو پہلے سے بڑھا کر تعلق کا اظہار کرنا ہمارا فرض ہے۔ اپنے دلوں کو ایک دوسرے کے لئے بالکل پاک صاف کرنا ہمارا فرض ہے۔ نئے بیعت کرنے والے، نومبائعین کو اپنے اندر پیار و محبت سے جذب کرنا ہمارا فرض ہے۔ اگر ہم یہ تمام باتیں نہیں کر رہے تو یہ بڑی بدقسمتی ہوگی۔

پس ہر ایک احمدی کو اس کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے، بلکہ یہ بات پلّے باندھنی چاہئے کہ ہم اس نبی ﷺ کے ماننے والے ہیں جس کا اوڑھنا، بچھونا، سونا، جاگنا، مرنا، جینا سب اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے تھا۔ ہم بھی اُس وقت حقیقی مومن کہلائیں گے یا کہلانے والے بن سکیں گے جب ہم اس اُسوہ کو اپنائیں گے۔ جب ہمارا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوگا اور جب یہ ہوگا تو ہماری عبادتیں بھی قبول ہوں گی اور ہمارے دوسرے اعمال بھی قبول ہوں گے۔ ہمارے اندر بھی پُرامن فضا رہے گی اور ہم دوسروں کو بھی حقیقی امن اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے والے بن سکیں گے۔ ہماری تبلیغ کے نتائج بھی کامیاب ہوں گے اور ہم اللہ تعالیٰ کے انعامات کو پہلے سے بڑھ کر حاصل کرنے والے بنتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ یہ مسجد ہر لحاظ سے یہاں جماعت کے لئے بابرکت کرے اور ہمیں اس کے بہترین ثمرات سے نوازے۔

اب مَیں ایک انتظامی بات بھی یہاں بیان کرنا چاہتا ہوں جو ذیلی تنظیموں سے متعلق ہے۔ یعنی انصار، خدام اور لجنہ۔ ان ذیلی تنظیموں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہر تنظیم کی ذمہ داری صرف اپنی متعلقہ تنظیم کی حد تک ہے۔ انصار اللہ نہ لجنہ اماء اللہ، نہ خدام الاحمدیہ کے معاملات میں دخل دے سکتے ہیں اور نہ ہی جماعتی پروگراموں اور جماعتی معاملات میں۔ اسی طرح خدام اور لجنہ صرف اپنے دائرہ کار میں محدود ہیں اور جماعتی نظام ان تمام تنظیموں سے بالا ہے۔ یہ بات بھی واضح ہو کہ ذیلی تنظیمیں اپنے معاملات میں براہ راست خلیفہ ٔوقت کے ماتحت ہیں۔ لیکن اپنے پروگرام بناتے وقت امیر سے مشورہ کر لیا کریں تا کہ جماعتی پروگراموں کے ساتھ ٹکراؤ نہ ہو۔ دوسرے یاد رکھیں کہ ذیلی تنظیم کا ہر ممبر جماعت کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے جماعتی نظام کا پابند ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو محبت اور پیار سے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ذاتی اَناؤں سے بچائے، خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول آپ کا مقصد ہو۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

ایک تاکیدی ارشاد

”نمازوں کے اوقات میں جیسا کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے پوری توجہ نمازوں کی طرف رکھو۔ تمہارے کام یا تمہارے دوسرے عذر تمہیں نمازیں پڑھنے سے نہ روکیں۔ کام کی خاطر نماز کو نہ چھوڑو بلکہ نماز کی خاطر کام کو چھوڑو۔ ورنہ یہ بھی ایک مخفی شرک ہے“۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29/اپریل 2005ء)

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

جماعت احمدیہ ہالینڈ کے زیر اہتمام

خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی مشاعرہ

عبدالباسط جٹ سیکرٹری صد سالہ خلافت جوبلی کمیٹی (ہالینڈ)

خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کے جشن کی تقاریب کے سلسلے میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات، منظوری اور بے پناہ شفقت کے نتیجے میں جماعت احمدیہ ہالینڈ کو محض خدا تعالیٰ کے فضل سے آل یورپ کی سطح پر مورخہ 2/مارچ 2008ء کو نن سپیت (ہالینڈ) میں اس بابرکت جوبلی کا پہلا مشاعرہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اس مشاعرے کے تمام انتظامات بحسن وخوبی سرانجام دینے کے لئے ہالینڈ کی صدسالہ خلافت جوبلی کمیٹی نے چھوٹے پیمانہ پر منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ کی حکمت عملی اختیار کرتے ہوئے استقبال، ٹرانسپورٹ، رہائش اور دیگر کارہائے متفرق کو معاونین میں تقسیم کردیا۔ جنہوں نے انتہائی خوش اسلوبی سے اپنے فرائض کو ادا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔

اس مشاعرے میں سکینڈے نیویا کے علاوہ جرمنی اور برطانیہ کے ممتاز شعراء نے اپنے کلام سے ایک پرتاثیر روحانی ماحول میں خلافت احمدیہ سے محبت اور وابستگی کا ایک ایساوالہانہ منظر تخلیق کیا جس نے احمدی اور غیر احمدی سامعین کو مسلسل تین گھنٹوں تک مسحور کئے رکھا۔

اس مشاعرہ کو دو ادوار میں ترتیب دیا گیا تھا۔ پہلے دور میں حمدیہ اور نعتیہ کلام پیش کیا گیا جبکہ دوسرا دور خلافت احمدیہ کی برکات واہمیت کے ہمہ جہتی موضوع کے لئے مختص تھا۔

مشاعرے کے دوسرے دور کے آغاز پر مکرم امیر صاحب ہالینڈ نے شعرا کی خدمت میں فرداً فرداً اس مشاعرے کی یادگار شیلڈ پیش کی۔

مشاعرے کے اختتام پر امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ نے تمام مہمانوں اور سامعین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے احباب کو خلافت کی اہمیت کو ہر لمحے اپنے پیش نظر رکھنے اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھنے کی نصیحت کرتے ہوئے شعراء کے خلافت سے متعلق والہانہ جذبات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ وہ اردو زبان سے کما حقہ واقف نہیں ہیں۔ اس کے باوجود سامعین کے انہماک اور شعراء کی باڈی لینگویج کو دیکھتے ہوئے اس مشاعرے کے معیار کا اندازہ کیا جا سکتا تھا۔ خدا کرے کہ یہ مشاعرہ احباب کے ازدیاد ایمان اور خلافت احمدیہ سے محبت و وابستگی بڑھانے کا ایک ذریعہ ثابت ہو۔ اس کے علاوہ حضور ایدہ اللہ کی تعمیر مساجد کے بارے میں خواہش کا ذکر کرتے ہوئے امیر صاحب ہالینڈ نے مشاعرے میں موجود احباب کو ایمسٹرڈیم میں مسجد کی تعمیر کے لئے قطعۂ اراضی کی خریداری مکمل ہونے کی نوید بھی دی۔

بعد ازاں دعا پر اس مشاعرے کی بابرکت محفل کا اختتام ہوا۔ جس کے مہمان خصوصی جناب سید نصیر احمد شاہ چیئر مین MTA اور صدر مشاعرہ جناب مولانا عطاء المجیب راشد صاحب تھے۔ اس مشاعرے کی ریکارڈنگ کی نگرانی کرنے کے لئے جناب ندیم احمد کرامت ڈپٹی چیئرمین ایم۔ٹی اے اور جناب خالد احمد کرامت بھی جماعت احمدیہ ہالینڈ کی درخواست پر حضور ایدہ اللہ کی کمال مہربانی سے عطا کردہ اجازت کے نتیجے میں برطانیہ سے بطور خاص تشریف لائے۔ جزاھم اللہ

قارئین کی ضیافت طبع کی خاطر اس مشاعرے میں شریک شعراء کا کلام بطور نمونہ درج ذیل ہے۔

جناب خواجہ عبدالمومن (ناروے)

اگر ہم خلافت کے عاشق رہیں گے
مسیحا کی ہم میں نیابت رہے گی
خلافت کے سائے میں ہم بڑھ رہے ہیں
ترقی کی جانب ہمارا قدم ہے

جناب فاروق محمود (برطانیہ)

یہاں تو دن کو بھی تیرے چرچے یہاں تو شب کو بھی تیری باتیں
لکھوں میں خورشید رخ کو تیرے کہوں میں ماہ تمام تجھ کو
گدائے کوچہء جاں کو جو بھی ملا ہے تیری ہی برکتوں سے
متاع کل ہے سو سونپ دیتا ہوں اپنا سارا کلام تجھ کو

تضمین سے انتخاب:

ہوا کے دوش پر آقا ترا دیدار ہو جانا
کئی غافل پڑی روحوں کا یوں بیدار ہو جانا
تری صحبت کو پا کر پھر مع الا برار ہو جا نا
خلافت ہی کی برکت ہے مرے اشعار ہو جانا
یہ حبل اللہ ہے جو خالق سے بندے کو ملاتی ہے
خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے

جناب عبدالجلیل عباد (جرمنی)

کیا ہے عہد خلافت کے ہاتھ پر ہم نے
کہ نور بننا ہے ظلمت کی ان فضاؤں میں
دعائیں باندھ لو اپنے سفر کی گٹھڑی میں
مسافتوں کا نیا سلسلہ ہے پاؤں میں
خدا کے ہاتھ کا پودا پھلے گا پھولے گا
پرندے چین سے بیٹھیں گے اس کی چھاؤں میں
مناؤ جشن خلافت خوشی کے گاؤ گیت
ستارے شکر کے رکھ دو خدا کے پاؤں میں

جناب مبارک صدیقی (برطانیہ)

نظم۔ گزرے ہوئے سو سال کی تاریخ گواہ ہے، سے انتخاب

آتی ہے صدا روز شہیدوں کے لہو سے
یہ دیپ ہواؤں سے بجھائے نہ بجھیں گے
قسمت کا لکھا پڑھ نہیں سکتے ہو تو سن لو
اک دیپ بجھاؤ گے تو سو دیپ جلیں گے

برکت ہے خلافت کی کہ اک ہاتھ پہ یارو
لاکھوں ہیں کروڑوں ہیں جو اک جان ہوئے ہیں
طوفان کی مرضی تھی اجڑ جائیں یہ لیکن
بوٹے جو لگائے تھے گلستان ہوئے ہیں

جناب آدم چغتائی (برطانیہ)

کیا کیا نہ خلافت نے دیا دیدہ وروں کو
اڑنے کا سلیقہ بھی دیا ان کے پروں کو

جناب مبارک ظفر (برطانیہ)

یارب یہ دعا ہے ترے ناچیز ظفر کی
قائم رہے تا حشر یہ دربار خلافت
مر جاؤں تو ہو نام مرا اہل وفا میں
زندہ رہوں تو بن کے وفادار خلافت

خلافت کا ہے ہم پر ٹھنڈا سایہ
بلا سے دھوپ جتنی بھی کڑی ہے
سنور جائیں مقدر ان کے بگڑے
خلافت کی نظر جن پر پڑی ہے

جناب سید نصیر احمد شاہ (برطانیہ)

آقا کو ہم دیں یہ دعائیں ایّدہ بروح القدس
نعرہ ہم سب مل کے لگائیں ایّدہ بروح القدس
مظہر دوجی قدرت کے یہ مہدیٔ دوراں چھوڑ گئے
دین کا احیا کرتے جائیں ایّدہ بروح القدس
رب نے خود مہدی کو بتایا اِنِّی مَعَکَ یَا مَسْرُوْر
ہم پھر کیوں نہ ساتھ نبھائیں ایّدہ بُرُوْحِ الْقُدُس
مہر محمد ﷺ سے روشن وہ ماہ منور احمدؑ ہند
اس کی ضیا ہی یہ پھیلائیں ایّدہ بروح القدس

جناب عطاء المجیب راشد (برطانیہ)

حمد ربّ الْعٰلَمِیْن کرتے چلو
گیت اس کے شکر کے گاتے چلو
حق نے بخشا ہے امیر المومنیں
اس کے قدموں پر قدم رکھتے چلو
خوف کیا جب ساتھ ہے اس کے خدا
ڈھال کے پیچھے رہو بڑھتے چلو
ہر جمعہ ملتا ہے تم کو جام نو
خود پیو اوروں کو بھی دیتے چلو

جناب جمیل الرحمٰن (ہالینڈ)

نظم۔ دستور مسلسل سے انتخاب

کبھی ریلۂ نور بن کر بہیں گے
کبھی مثل باد صبا ہم چلیں گے
کبھی اس نگر سے کبھی اُس نگر سے
سعادت کی پہچان بن کر اٹھیں گے
وفاؤں کے پیغام لاتے رہیں گے
خلافت کے ڈنکے بجاتے رہیں گے
ہم آتے رہے ہیں ہم آتے رہیں گے

قطعہ

ہم تو وہ ہیں کہ مرشد کے سائے پہ بھی
جان دے کر کوئی آنچ آنے نہ دیں
چیر دے رکھ کے آرے میں کوئی ہمیں
حیف ہم پر اگر منہ سے اُف بھی کریں

گیت۔ تہنیت جوبلی سے انتخاب

سمو کے رگ و پے میں قرآن کو
بہت آب دی اس نے ایمان کو
کئی رند اس نے ولی کر دئے
خدا سے ملایا ہے انسان کو
یہ ہمت یہ اعمال سب کو مبارک
خلافت کے سو سال سب کو مبارک

❁❁❁❁❁

خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی 2008ء کے لئے دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے۔ جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلّہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کرلیا جائے۔

2۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

3۔ سورۃ فاتحہ روزانہ کم ازکم سات مرتبہ پڑھیں۔

4۔ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ (البقرۃ 251)
(ترجمہ): اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔
(روزانہ کم ازکم 11 مرتبہ پڑھیں)

5۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً۔ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔
(آل عمران: 9)
(ترجمہ): اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔ (روزانہ کم ازکم 33 مرتبہ پڑھیں)

6۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔
(ترجمہ): اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ (روزانہ کم ازکم 11 مرتبہ پڑھیں)

7۔ اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔
(ترجمہ): مَیں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا ربّ ہے ہر گناہ سے اور مَیں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔
(روزانہ کم ازکم 33 مرتبہ پڑھیں)

8۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔
(ترجمہ): اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، اور بہت عظمت والا ہے اے اللہ رحمتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر۔ (روزانہ کم ازکم 33 مرتبہ پڑھیں)

9۔ درود شریف روزانہ کم ازکم 33 مرتبہ پڑھیں۔

جماعت احمدیہ ناروے کے زیر اہتمام
جلسہ سیرت النبی ﷺ کا بابرکت انعقاد

رپورٹ: افتخار حسین اظہر۔ جنرل سیکرٹری جماعت ناروے

خلافت احمدیہ کے صد سالہ جشن کے تسلسل میں آنحضرت ﷺ کی پاکیزہ سیرت سے غیر از جماعت بالخصوص نارویجن احباب کو روشناس کرانے کے لئے بڑے پیمانہ پر جلسہ سیرت النبی کا اہتمام کیا گیا۔

جلسہ کے لئے شہر کے وسط میں ایک ہال کرایہ پر لے کر 14/اپریل 2008ء کو اسے جلسہ کی مناسبت سے بینرز سے سجایا گیا۔ یہ جلسہ خاص طور پر نارویجن لوگوں کے لئے تھا اور اس کی تقریریں بھی اسی انداز سے منتخب کی گئیں۔ مکرم امیر صاحب ناروے زرتشت منیر احمد خانصاحب نے پیش لفظ کے طور پر مہمانان کرام کو خوش آمدید کہا اور جلسہ کے انعقاد کا مدعا بیان فرمایا۔

تلاوت و نظم کے بعد اس جلسہ کی پہلی تقریر جو نارویجن زبان میں تھی مکرم نور احمد صاحب بولستاد نے کی۔ آپ کا طرز تخاطب منفرد تھا۔ بڑے مؤثر انداز میں آپ نے تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ محمد ﷺ کون تھے۔ آپ نے آنحضرت ﷺ کا شجرہ نسب بیان فرمایا اور سامعین کو بتایا کہ آپ خاتم النبین تھے اور آپ آخری شریعت لانے والے تھے۔ آپ کی پیدائش سے قبل آپ کے والد وفات پا گئے اور پرورش کی ذمہ داری چچا اور والدہ پر آپڑی لیکن والدہ بھی آپ کی صغرسنی میں وفات پا گئیں۔

مکرم نور احمد صاحب نے توریت اور انجیل سے آنحضرتؐ کے متعلق پیشگوئیوں کا ذکر کر کے آپ کی صداقت کے دلائل پیش کئے۔ توریت کی یہ پیشگوئی کہ وہ فاران کی چوٹیوں پر سے دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آئے گا فتح مکہ کے موقعہ پر بڑی شان سے پوری ہوئی۔ آپ نے بیان کیا کہ حضور نے ہمیشہ رواداری کا مظاہرہ فرمایا جو فتح مکّہ کی صورت میں روز روشن کی طرح عیاں ہے، آپ نے صلح حدیبیہ کا تذکرہ بھی فرمایا کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے نبوت کے علاوہ ایک وافر فراست سے بھی نوازا تھا اور آج تاریخ اس امر پر شاہد ہے کہ اسلام کو جتنا اس معاہدہ سے فائدہ ہوا وہ جنگ سے نہ ہوتا۔

آپ نے ناروے میں blasphemy کے قوانین کا بڑی تفصیل سے ذکر کیا اور متعلقہ دفعات بھی بیان فرمائیں۔ آپ نے سامعین کو بتایا کہ قرآن کریم میں تو یہاں تک مذکور ہے کہ اگر خدا اور رسول کے خلاف کسی مجلس میں بات ہو رہی ہو تو اس مجلس کے شرکاء کو نرمی سے منع کریں کہ آپ کے جذبات بری طرح مجروح ہو رہے ہیں۔ اگر وہ باز نہ آئیں تو اس مجلس سے اٹھ کر چلے جائیں اور اس وقت تک اس مجلس میں واپس نہ آئیں جب تک وہ اس موضوع کو بدل نہیں دیتے۔ آپ نے مزید بتایا کہ ناروے میں کسی سے تعصب اور نفرت کے اظہار کے خلاف قوانین موجود ہیں۔

مکرم نور احمد صاحب کی تقریر کے بعد پردۂ سکرین پر آنحضرتؐ کی پوری زندگی کے متعلق پیش آمدہ حالات پر مشتمل تحریریں دکھائی گئیں جو خاص طور پر اس موقع کے لئے تیار کی گئی تھیں۔ ان میں دشمنوں سے حسن سلوک مدینہ کی ریاست کا قیام اور اس ریاست میں مختلف عقائد رکھنے والوں کے مساویانہ حقوق اور مذہبی آزادی، مکہ کے شر پسندوں کی وجہ سے ہجرت کو واضح کیا گیا۔ ان تحریروں سے امن کے شہزادے پر آج جو یورپ میں الزام تراشی ہو رہی ہے کافی حد تک دور ہو جاتی ہے۔

اس تقریر کے بعد سوال و جواب کا موقع دیا گیا۔

کونٹی کی سربراہ خاتون جو جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائی تھیں انہوں نے سوال تو نہیں کیا لیکن بڑے اچھے تاثرات کا اظہار کیا کہ یہ سیمینار بڑا معلوماتی ہے۔ لوگوں کو جن باتوں کا علم نہیں ہوتا، انہیں درست معلومات مہیا کرنا ہمارا فرض ہے۔ آپ نے کہا کہ ایسے جلسے ہوتے رہنے چاہئے۔

ایک مہمان خاتون نے آنحضرتؐ کی لڑائیوں کے متعلق سوال کیا جو آج کل دجالی فتنہ مشتہر کر رہا ہے۔ اس کا جواب دیا گیا کہ آپؐ نے کبھی جارحیت کا ارتکاب نہیں کیا بلکہ جب بھی آپؐ پر حملہ ہوا تو آپ نے اپنا دفاع کیا اور دفاعی جنگیں لڑیں جو کہ اللہ تعالیٰ نے حق دیا ہے۔

ایک سوال blasphemy قانون کے متعلق ہوا کہ اس کی حد کیا ہے۔ مکرم نور صاحب نے جواب دیا کہ دوسروں کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ لیکن کسی کا قتل کرنے کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔

جلسہ کے آخر میں مکرم امیر صاحب نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور نارویجن مہمانوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اٹھارویں اور انیسویں صدی میں یورپ کے مفکرین نے اظہار رائے کی آزادی کا علم بلند کیا تھا ان کا مقصد یہ تھا کہ سچائی اور حق کو اپنایا جائے۔ لیکن اب ہم دوسری طرف گامزن ہیں۔ اب اظہار رائے کی آزادی کا حق کسی دوسرے کی تذلیل کرنے میں استعمال کرتے ہیں۔ علم ایک حقیقت اور سچائی ہے اگر درست علم ہو جائے تو سارے فتنے اور فساد دور ہو جاتے ہیں۔ اسلام رواداری اور مذہبی آزادی کی تعلیم دیتا ہے۔ آپ نے جماعت کا موٹو Love for all , hatred for none. دہرایا۔ مکرم امیر صاحب نے کونٹی کی سربراہ کو قرآن کریم اور پھولوں کا تحفہ پیش کیا۔ پندرہ نارویجن مہمانوں نے اس جلسہ میں شرکت کی۔ بعد ازاں مہمانوں کی کافی اور کیک سے تواضع کی گئی۔ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔

✡✡✡✡✡✡

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

آسٹریلیا میں جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: ثاقب محمود عاطف۔ سیکرٹری اشاعت جماعت آسٹریلیا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آسٹریلیا کو فروری 2008ء میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ سڈنی کے علاوہ ایڈیلیڈ (Adelaide)، برزبن (Brisbane)، کینبرا (Canberra) اور میلبورن (Melbourne) کی جماعتوں نے بھی یوم مصلح موعودؓ نہایت جوش و جذبہ سے منعقد کیا گیا۔

سڈنی

سڈنی میں جلسہ یوم مصلح موعود مورخہ 24/فروری کو مکرم مولانا محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے حدیث، زرتشتی، یہودی مذاہب اور حضرت شاہ نعمت اللہ ولی صاحب کی پیشگوئی بابت حضرت مصلح موعود کے بارہ میں بتایا۔

اس کے بعد Truth about the Split اور ''حضرت مصلح موعودؓ کے ساتھ میری یادیں'' کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ جلسہ کے اختتام پر مکرم امیر صاحب نے مختصر خطاب کیا اور دعا کے ساتھ یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں 350 افراد نے شرکت کی۔

ایڈیلیڈ (Adelaide)

جماعت احمدیہ ایڈیلیڈ کا جلسہ یوم مصلح موعودؓ مکرم ڈاکٹر منیر احمد صاحب عابد صدر جماعت ایڈیلیڈ کی صدارت میں منعقد ہوا۔

تلاوت و نظم کے بعد ''حضرت مصلح موعود، اسیروں کا رستگار ہوگا'' اور ''حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی سیرت'' اور ''حضرت مصلح موعودؓ کی نظر میں عورتوں کا اسلامی معاشرہ میں مقام'' جیسے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اس جلسہ میں 160 افراد شریک ہوئے۔

برزبن (Brisbane)

برزبن جماعت میں مکرم مقبول احمد صاحب صدر جماعت برزبن کی صدارت میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ پہلے مکرم صدر صاحب نے یوم مصلح موعودؓ پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم مسعود احمد شاہد صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم سید مبارک احمد صاحب نے سیرت حضرت مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

کینبرا (Canberra)

جماعت کینبرا میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ مکرم ڈاکٹر عبداللطیف صاحب صدر جماعت کینبرا کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ''وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا'' ''سوانح فضل عمرؓ'' کے موضوع پر انگریزی میں تقاریر ہوئیں۔ مکرم صدر صاحب نے اختتامی دعا کروائی۔ اس جلسہ میں 24 افراد شریک ہوئے۔

میلبورن (Melbourne)

جماعت احمدیہ میلبورن نے 24/فروری کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد کیا۔ مکرم صفدر جاوید صاحب صدر جماعت احمدیہ میلبورن نے جلسہ کی صدارت کی۔ تلاوت و نظم کے بعد پیشگوئی کے الفاظ پڑھے گئے اور پیشگوئی کے بارہ میں دو تقاریر ہوئیں۔ صدر صاحب کی اجتماعی دعا سے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جماعت میلبورن کے اس جلسہ میں 106 افراد شریک ہوئے۔

✡✡✡✡✡

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی شکرانہ فنڈ

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ 2008ء میں جماعت خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کو عالمگیر سطح پر منانے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ مرکزی کمیٹی خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی نے اس مبارک موقع پر شکرانہ کے طور پر دس لاکھ پاؤنڈ سٹرلنگ کی رقم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کرنے کی تجویز دی تھی جسے حضور ایدہ اللہ نے منظور فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ افراد جماعت احمدیہ عالمگیر کو خلافت کی عظیم الشان نعمت کا بھرپور احساس ہے۔ احباب کی یاددہانی کے لئے تحریر ہے کہ وہ انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی اس شکرانہ فنڈ میں دلی محبت اور خلوص کے ساتھ حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت کی برکات سے دائمی حصہ عطا فرمائے اور ہمیں اپنے شکر گزار بندوں میں شامل فرمائے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی کتب

صد سالہ جوبلی منصوبہ کے تحت کم از کم پچاس فیصد گھرانوں تک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی کتب پہنچانا بھی شامل ہے۔ امراء کرام و مبلغین انچارج اور صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس سلسلہ میں جائزہ لے کر ٹارگٹ کو جلد از جلد حاصل کرنے کی سعی فرمائیں اور اپنی مساعی سے وکالت اشاعت لندن کو بھی مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈیشنل وکیل الاشاعت۔ لندن)

دورِ خلافتِ رابعہ میں لاطینی امریکہ میں احمدیت

(اقبال احمد نجم۔لندن)

دورِ خلافتِ رابعہ میں برازیل اور گوائٹے مالا میں جماعت احمدیہ کے مشن کا قیام پہلی بار رہوا۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ارشاد کے مطابق خاکسار انگلستان سے روانہ ہوکر 22/جولائی 1985ء کو برازیل پہنچا۔ دنیا کے اس پانچویں بڑے ملک میں اس وقت صرف ایک احمدی سید محمود احمد صاحب ہی رہتے تھے۔ وہ مجھے اپنے جزیرہ پاکیتا والے مکان میں لے گئے اور چند ماہ میں وہاں رہا اور اسلام واحمدیت کی تبلیغ کا آغاز کیا۔ گویا پہلی بار پرتگالی بولنے والے ملک میں دعوتِ الی اللہ شروع ہوئی۔الحمدللہ۔

احمدیہ مشن برازیل کی رجسٹریشن

شروع ہی میں برازیلی قانون کے مطابق مشن کو رجسٹرڈ کرالیا گیا۔ یہ ملک 28 صوبوں پر مشتمل ہے ہر صوبے کا صدر مقام پرانے دور کی یاد تازہ کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ بلندوبالا شاہانہ عمارتیں ہیں۔ جونہی امریکہ دریافت ہوا یورپین اقوام کالونیز بنانے کے لئے دوڑ پڑیں۔ برازیل پرتگال کے حصہ میں آیا اور باقی کا نصف جنوبی امریکہ میکسیکو اور سنٹرل امریکہ سپین کے حصہ میں آیا۔ مسلمانوں کی اولادیں دھڑا دھڑ عیسائیوں کی سختیوں سے بچ کر ادھر چلی گئی تھیں۔ گو وہاں جاکر بھی اپنا تشخص تو قائم نہ رکھ سکیں مگر یہ لوگ espiritualist کہلانے لگے۔ سپینش اور اس پرتگالی کالونی میں وہاں کے پرانے رہائشیوں پر ظلم وستم نہیں ہوئے۔ بلکہ ان میں یہ پیشگوئیاں پائی جاتی تھیں کہ کسی وقت آسمانی مخلوق ان پر آکر حاکم ہوگی۔ دراصل یہ وہ مسلمان ہی تھے انہوں نے مقامی آبادیوں میں بکثرت شادیاں کیں چنانچہ وہاں اس وجہ سے کثیر تعداد میں mix نسل پائی جاتی ہے۔ برازیل میں انگولا، نائیجیریا، گنی بساؤ، گھانا وغیرہ سے غلام لائے گئے تھے۔ چنانچہ اس وجہ سے نصف برازیل انہی کی اولادوں پر مشتمل ہے اور سیاہ فام ہے۔ اس ملک کے لوگ کلر بلائنڈ کہلاتے ہیں کیونکہ نسلی تعصب نہیں ہے۔ جنگِ عظیم اوّل اور دوئم کے بعد بکثرت جرمن، جاپانی، کورین، چینی، اٹالین جن میں یہود کی خاصی تعداد ہے یہاں کی مختلف حکومتوں میں اور مختلف علاقوں میں آباد ہوگئے ہیں۔

پرتگالی زبان میں لٹریچر کی تیاری اور تقسیم

1982ء میں میرا بائی پاس ہوا تھا۔اس کے بعد میری تقرری پُرتگال کے لئے ہوئی تھی۔ اور ویزا بھی حاصل کرلیا تھا مگر ڈاکٹری ہدایات کے مطابق کچھ آرام کرنے کے لئے ٹھہرنا پڑا۔اس دوران خاکسار نے ایک برازیلین سے زبان بھی کسی قدر سیکھی تھی اور تین چار ابتدائی پمفلٹ بھی ترجمہ کرا لئے تھے جو بعد میں برازیل میں کام آئے۔ خاکسار نے ’’1۔احمدیت کیا ہے؟ 2۔اسلام کیا ہے؟ 3۔مَیں اسلام کو کیوں مانتا ہوں؟۔(از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) کو بڑی تعداد میں چھپوایا اور یہ لٹریچر انگولا، گنی بساؤ، پرتگال بھی بھجوایا اور ملک کے 28 صوبوں میں اخبارات، رسائل کو لائبریریوں اور Parlimentarians کو جو 28 صوبوں کی اور ملکی اسمبلی کے ممبران تھے اور سینٹ کے ممبران کو بھی بھجوایا۔اس طرح سے ایک سال میں ہی ملک کی اہم شخصیات تک اور اہم جگہوں پر ہمارا تعارف ہوگیا۔

پہلے سال میں سفر

ہر تین ماہ کے بعد پارا گوائے جانا ہوتا تھا اور وہاں آٹھ سے دس دن رہنا ہوتا تھا۔اس ملک میں سپینش بولی جاتی تھی۔چنانچہ ان کے شہر Estosner اور Asuncion دارالحکومت میں خوب تبلیغ ہوئی۔اور ارجنٹائن کے کچھ لوگ جو وہاں رہائش پذیر تھے حلقہ بگوش احمدیت بھی ہوگئے۔اور ایک اخبار نے ہمارے متعلق اداریہ بھی لکھا جنہیں بعد میں جاکر ملا بھی۔آتے جاتے برازیل کے شہروں میں بھی تبلیغ کی جاتی رہی اور San pablo اور Foz de Iguasu میں کئی خاندان زیرِ تبلیغ آئے۔دوبار برازیلیا جانا بھی ہوا اور وہاں بعض ممالک کے سفیروں سے ملاقات کی گئی اور پبلک میں تبلیغ اور تقسیم لٹریچر کا موقعہ ملا۔اور برازیل کے کئی مقامات پر مکرم جنرل سیکرٹری صاحب کے ساتھ گیا دراصل ہم مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے جگہ کی تلاش میں تھے۔

انگولا میں جماعت کا قیام

مکرم طاہر میعل صاحب پروفیسر سپین مشن میں گئے تو برازیل کے مشن کا پتہ لے آئے۔چنانچہ وہ اپنی اہلیہ صاحبہ کے ساتھ برازیل آئے اور کئی ماہ میرے پاس رہے اور تعلیم وتربیت حاصل کرکے واپس گئے۔ چنانچہ خط وکتابت کے ذریعہ وہاں پر 100 سے زائد احمدی ہوگئے۔مکرم Alfonso بخاری احمد صاحب وقف کرکے تشریف لائے۔اڑھائی سال کے قریب میرے پاس رہے۔قرآن کریم، احادیث، فقہ اور موزانہ مذاہب کا علم ان کو سکھایا گیا پھر بعد میں وہ ارجنٹائن میں بھی کچھ عرصہ مبلغ رہے۔آپ اپنے ملک میں سیکرٹری تبلیغ اور سیکرٹری مال کا کام کررہے ہیں۔

برازیل میں جماعت کا قیام اور ایک مخالفانہ کوشش

اپنے ایک کشف کی بناء پر ایک معمر خاتون سسٹر امینہ ایدل وائنز احمدی ہوگئیں اور میری تحریک پر انہوں نے وقف بھی کردیا ان کے ساتھ کچھ نوجوان اور ان کے زیرِ اثر احباب بھی داخلِ احمدیت ہوگئے۔بمطابق ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ انہیں مشن ہاؤس میں جگہ دے دی گئی اور 20-25 سال کی ضرورتوں کو مدّنظر رکھتے ہوئے اُن سے تراجم کرائے گئے۔آپ انگریزی جانتی اور سپینش جانتی تھیں اور کبھی ایک برازیلین رسالے کی ایڈیٹر بھی رہی تھیں۔اپنے خاوند کے ساتھ جو نیوی (Navy) میں کرنل تھے امریکہ اور میکسیکو میں رہ چکی تھیں۔جب یہاں کچھ بیعتیں ہوئیں تو حضور رحمہ اللہ علیہ نے اپنے خطاب میں ذکر فرمایا۔آپ کا ذکر کرنا ہی تھا کہ پاکستان سے مولویوں کا ایک گروپ برازیل آیا اور انہوں نے 20-25 جگہ پر جہاں عرب رہتے تھے دورہ کیا اور کوشش کی کہ ہمارے خلاف مختلف اخبارات اور رسائل میں مضامین چھپوائیں مگر چونکہ سب جگہ ہمارا تعارف پہنچ چکا تھا اس لئے کسی اخبار رسالے نے ہمارے خلاف اُن کی طرف سے کوئی مضمون شائع نہیں کیا۔خاکسار نے معلوم کرکے اُن کے گھسے پٹے ہوئے اعتراضات کا جواب بمع نئے سال کی مبارکباد کے سب عرب سنٹروں میں بھجوایا جس کا بعض سنٹرز سے عمدہ جواب موصول ہوا۔

ترجمہ قرآن کریم

ہمیں قرآن کریم کا پرتگالی زبان میں ترجمہ تیار کرنے کا ارشاد موصول ہوا۔چنانچہ رات دن ایک کرکے یہ کام شروع کردیا گیا اور یہ تیار کرکے بھجوادیا گیا۔ ازراہِ شفقت حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے عاجز اور سسٹر امینہ ایدل وائنز کا نام دعا کے لئے دیباچہ میں درج فرمادیا ہے۔یہ پہلے 50 قرآن کریم کے تراجم میں سے ایک ہے۔الحمدللہ علیٰ ذٰلک۔

احمدیہ مشن پُرتگال کا قیام

مَیں نے یہ سوچ کر کہ 1983ء میں میری تقرری پُرتگال کے لئے ہوئی تھی پُرتگال میں مشن اور جماعت رجسٹر کروانے کا پروگرام بنایا اور اس کے لئے سسٹر امینہ ایدل وائنز کو تیار کیا۔حضور رحمہ اللہ علیہ سے منظوری حاصل کرنے کے بعد انہیں وہاں بھجوایا گیا۔ آپ 4/نومبر 1987ء کو عازمِ پُرتگال ہوگئیں۔چند ماہ وہاں رہیں۔اس دوران جلسہ سالانہ یوکے پر حضور سے ملاقات کا شرف بھی حاصل کیا اور اپنے اور عاجز اور مبلغ سپین صاحب کے ناموں پر اس مشن کی رجسٹریشن ہوئی اور پرتگال مشن کے فاؤنڈرز میں بھی ہم شامل ہوگئے۔چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس مشن کی ابتداء کرنے کے لئے مکرم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر مرحوم کو سپین سے وہاں بھجوایا۔ مرحوم نے وہاں کے حضور کے دورہ کی ایک فوٹو مجھے ازراہ شفقت بھجوائی تو مَیں نے انہیں لکھا کہ آپ کو مبارک ہو آپ اب پورے مسلم سپین کے مبلغ ہوگئے ہیں کیونکہ پُرتگال بھی مسلم سپین کا حصہ ہوتا تھا۔تو میرے اس تبصرے پر مرحوم مولوی صاحب بہت محظوظ ہوئے۔

احمدیہ مشن برازیل کی خرید

سِسٹر امینہ ایدل وائز جب پُرتگال میں جماعت احمدیہ کو رجسٹرڈ کرواکے اور یوکے میں جلسہ سالانہ میں شمولیت اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمۃ اللہ علیہ سے شرف ملاقات کے بعد واپس تشریف لائیں تو کہنے لگیں کہ حضور نے فرمایا تھا کہ مشن احمدیہ برازیل کی خرید کے سلسلہ میں اقبال احمد نجم کی مدد کریں۔چنانچہ ہم برازیل کی مسجد اور مشن ہاؤس کی جگہ کے لئے تو کوششیں پہلے بھی کررہے تھے لیکن حضور کی خاص توجہ اور دعا سے یہ کام آسان ہوگیا۔ petro polis میں جو Rio de Janeiro کے ساتھ ہی 50 کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک اونچا مقام ہے جب دارالحکومت برازیل یہاں تھا تو گرمائی اجلاس پیٹروپولس میں ہوا کرتے تھے۔ یہ اندرونِ ملک ہونے کی وجہ سے پورٹ سے بہتر علاقہ ہے کیونکہ وہاں سیاحوں کی آمد نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کا مزاج مختلف ہے۔چنانچہ انکی ایک واقفہ کا مکان قابل فروخت تھا اسکے متعلق بات شروع ہوئی۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو بھی یہ پسند تھا۔مین مکان اونچی کرسی پر چار کمروں کا ایک مِنی فٹ بال گراؤنڈ تھا جہاں مسجد بن سکتی ہے۔سنٹر سے دس منٹ کی walk پر اور اہم سڑک پر واقع ہے خرید لیا گیا۔الحمدللہ۔

گوائٹے مالا سنٹرل امریکہ

1988ء کے آخر میں خاکسار کو برازیل سے لاطینی امریکہ کے ایک اور ملک گوائٹے مالا جانے کا حکم موصول ہوا، وہاں جاکر مسجد بیت الاوّل کی تعمیر کروانی تھی۔ 14/جنوری 1989ء کو گوائٹے مالا شہر پہنچا۔ایک پرانے ہوٹل Maya میں قیام کیا۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خواہش کے متعلق یہ علم ہوا کہ وہ جولائی کے پہلے ہفتہ میں اس کا افتتاح بنفسِ نفیس فرمانا چاہتے ہیں۔Mixco میونسپلٹی میں جو شہر Antigua اور گوائٹے مالا کے درمیان ہے یہ مسجد تعمیر ہونی تھی۔ فروری میں کام شروع ہوا 5 ماہ تھے صرف اور پروگرام انجینئر صاحب کا دس ماہ کا تھا۔اور اُدھر بارشیں آرہی تھیں۔تین ماہ تک یہاں بارشیں ایسی ہوتی ہیں کہ جن میں تعمیر ممکن نہیں۔اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے خلیفہ کی خواہش اس طرح پوری کی کہ 3 ماہ تک بارشیں مؤخر کردیں تاکہ اس مسجد کی تعمیر ہوسکے اور اس کے بعد 2 ماہ تک سارے ملک میں بارشیں ہورہی تھیں لیکن مسجد اور اس کے اردگرد نہ تھیں یہ ایک بڑا معجزہ تھا جو اللہ تعالیٰ نے یہاں دکھایا۔پھر وہ پہاڑ جو اس مسجد کے ساتھ ہے اور جو بلقانی علاقہ ہونے کی وجہ سے کانپا کرتا تھا اس نے کانپنا بند کردیا۔الحمدللہ۔خاکسار نے خاموشی سے اس بڑی عمارت کی تعمیر کروائی تھی اور حکمت کو ملحوظ رکھا تھا۔اس کے افتتاح اور حضور رحمہ اللہ کی آمد کے متعلق 2/مئی کو اعلان کیا گیا۔ اخبارات نے خوب اشاعت کی صدر مملکت نے بھی آنا منظور کیا مگر بالکل آخر وقت کسی وجہ سے نہ آسکے اور اپنی جگہ پر کئی وزیر نائب صدر اور چیف جسٹس صاحب کو بھجوادیا۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ 3/جولائی صبح 11 بجے ہوٹل شیریٹن سے افتتاح کے لئے مسجد بیت الاوّل میں تشریف لائے۔آپ کے ہمراہ آپ کے پرائیویٹ سیکرٹری جناب مولانا نصیر احمد قمر صاحب تھے۔نیز مکرم میجر محمود احمد صاحب انچارج سیکورٹی، مکرم اشفاق احمد ملک صاحب ان کے نائب اور مکرم الیاس چوہدری صاحب، مکرم وسیم احمد صاحب، سید خادم حسین صاحب، احسان الٰہی صاحب، مکرم اسحاق چوہدری صاحب کینیڈا سے۔مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب اور مکرم فضل الٰہی قمر صاحب سپین سے اور مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب اور ڈاکٹر جعفر علی صاحب اور مکرم ڈاکٹر کریم اے نعیم صاحب امریکہ سے اور خاکسار اور مقامی دوست اور v i p افراد مارکی میں موجود تھے۔پہلے مسجد میں حضور نے محراب میں نوافل ادا فرمائے۔بعدہٗ نماز ظہر وعصر سب کو پڑھائی اور مارکی میں تشریف لائے جہاں نائب صدر مملکت نے خوش آمدید کہا اور آپ نے جوابی ایڈریس مرحمت فرمایا۔بعدہٗ v i p مہمانوں کو لے کر آپ مشن ہاؤس میں چلے گئے تمام لوگوں کی تواضع کی گئی۔اس روز حضور نے اپنے دست مبارک

سے لواءِ احمدیت کو اس سرزمین میں لہرایا۔ 3 جولائی کی شام کو ہوٹل Camino Real میں حضور کے اعزاز میں ڈنر پیش کیا گیا۔ جہاں آپ نے ''ہستی باری تعالیٰ'' پر لیکچر ارشاد فرمایا جو ساتھ کے ساتھ ترجمہ کیا گیا۔ 4/ جولائی کو آپ نے احمدیہ کلینک کا افتتاح فرمایا۔ مسجد تعمیر کرنے والے مزدوروں کو انعام دئے جو ایک ہفتے کی تنخواہ تھی۔

اسی روز صدر مملکت سے ملاقات کا پروگرام تھا۔

پہلے روز افتتاح مسجد کے بعد یہاں کے ٹیلیویژن پر ڈیڑھ گھنٹے کا Live انٹرویو ہوا۔ مقامی جرنلسٹ کے ہمراہ حضور کا ایک انٹرویو اخبارات کے لئے بھی ہوا۔ مکرم Guillermo Joachin صاحب سیکورٹی پولیس افسر نے آپ کی اقتداء میں نماز میں شامل ہونے کی خواہش ظاہر کی جس کی اجازت حضور نے مرحمت فرمائی جس کا ذکر بھی آپ نے جوبلی کے جلسہ پر فرمایا تھا۔ پرانے دارالحکومت Antigua بھی حضور تشریف لے گئے۔ یہ شہر 1773ء میں زلزلے کی نظر ہو گیا تھا۔ 5 جولائی کو حضور رحمہ اللہ نے ہوٹل Lostilos میں اپنے تمام خدام کی دعوت فرمائی۔ اور اسی روز جھیل Atitlan دیکھنے گئے ایک رات وہاں قیام فرمایا۔ اس جھیل کی سیر کے دوران لی جانے والی ایک فوٹو کتاب A man of God کی بھی زینت ہے۔ حضور رحمۃ اللہ اور آپ کے جملہ قافلے کی روانگی 6/ جولائی کو ہوئی۔ جاتے ہوئے حضور نے خاکسار کو ارشاد فرمایا کہ بیعتیں ہوں گی آپ لیتے جائیں۔ سبحان اللہ۔ چنانچہ بعد کے حالات نے اس بات کو سچا کر دکھایا۔

حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کے فوٹو کے ساتھ اخبارات میں اشتہارات شائع کئے جاتے رہے اور روزانہ بعض اوقات 50-50 افراد کی طرف سے بھی بذریعہ خط یا فون لٹریچر کی مانگ ہو جاتی تھی۔ چنانچہ بہت جلد یہ تعداد ہزار کے قریب پہنچ گئی اور بہت جلد وہاں پر کئی جماعتیں بن گئیں۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

کانفرنس پیار و محبت اور امن میں شمولیت

وہاں کے ایک نامور وکیل جے آرتورو ابریل Sr.J.Arturo Abril Toledo کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے ابتداء فروری 1990 میں BellaArle کے ہال میں یہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ آخری تقریر عاجز کی تھی اس میں 35 مذاہب کے نمائندوں نے اپنے اپنے مذہب کے نقطہ نظر سے اپنے اپنے مذہب کی تعلیم کی رو سے امن و محبت کو بیان کیا تھا۔ عاجز کی تقریر آخری سے پہلی تھی۔ آخری تقریر Coordinator وکیل صاحب کی تھی۔ میری تقریر نصف گھنٹے کی تھی جو بہت پسند کی گئی اور اخبارات میں اس کا ذکر بھی کیا گیا۔

کئی ہزار افراد نے اس میں شمولیت کی۔ 15 فروری 1990 کے اخبار Prensa Libre نے مجھے الوداع کہتے ہوئے اس کانفرنس کا خاص ذکر کیا۔ یہ مشن اللہ کے فضل سے ترقی پذیر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں دین کی خدمت کی دن دُگنی رات چوگنی توفیق عطا فرمائے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند تر فرماتا رہے۔ آمین۔

❀❀❀❀❀

جماعت احمدیہ سپین کے زیر اہتمام

جلسہ ہائے یوم مصلح موعود کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ مرتبہ: کلیم احمد۔ مبلغ سلسلہ سپین)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سپین کی چاروں جماعتوں میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منایا گیا۔

جلسہ یوم مصلح موعود پیدرو آباد

مورخہ 22/ فروری کو پیدرو آباد جماعت میں جلسہ یوم مصلح موعود منایا گیا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کا ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا گیا۔ نظم کے بعد مکرم نظیف احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا ایک مضمون جو آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی زندگی اور کارناموں کے بارے میں تھا، پڑھ کر سنایا۔ اس میں آپ نے یہ بتایا تھا کہ کس طرح حضرت مصلح موعودؓ کو اللہ تعالیٰ نے علم قرآن سے نوازا تھا۔ اپنے تو اپنے غیر بھی اس بات کا اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ساری دنیا کے ماہرین علوم کو چیلنج دیا تھا کہ وہ اسلام پر یا قرآن پر اپنے علم کے لحاظ سے یا کسی بھی علم کے لحاظ سے اعتراض کریں تو وہ ان کا جواب قرآن سے ہی دیں گے۔ لیکن کسی کو مقابل پر آنے کی جرات نہ ہوئی۔

اس بعد خاکسار کلیم احمد مربی سلسلہ نے پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ کی پڑھ کر سنائی اور یہ بتایا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو آپ کی متضرعانہ دعاؤں کے نتیجے میں ایک عظیم الشان نشان عطا کیا تھا۔ وہ خدائی بشارتوں کے مطابق جلد جلد بڑھا اور دنیا کے کناروں تک شہرت پا گیا۔ اسی طرح آپ نے یہ بھی بتایا کہ یہ سال خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کا سال ہے۔ اس لئے ہمارے لئے یہ سال بہت اہمیت کا سال ہے۔ یہ خدا کا بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں خلافت کی نعمت سے نوازا اور اس نعمت کو ہمارے لئے قیامت تک پھیلا دیا۔ اس لئے ایک احمدی کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ہمیشہ خلافت کے ساتھ اپنے آپ کو چمٹائے رکھے تبھی وہ خلافت کی برکات سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ خلافت میں حفاظت اور امن ہے۔ خلافت ڈھال ہے۔ دعا کے ساتھ اس مبارک جلسہ کا اختتام ہوا۔ 31 افراد نے اس جلسہ میں شرکت کی۔

جماعت احمدیہ Valencia

مورخہ 24/ فروری بروز اتوار کو بالنسیا میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منایا گیا۔ تلاوت کے ساتھ جلسہ کا آغاز ہوا۔ ترجمہ اردو اور سپینش دونوں زبانوں میں پیش کیا گیا۔ مکرم رانا مقصود احمد صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا کلام ''بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر منصور صاحب نے احسن رنگ میں سیرت و سوانح حضرت مصلح موعودؓ پر سپینش زبان میں روشنی ڈالی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں حضرت مصلح موعودؓ کے کارناموں پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس طرح انہوں نے جماعت کی راہنمائی کی اور جماعتوں کو ترقی کی راہوں پر ڈال دیا۔

اس کے بعد مکرم شاہد محمود صاحب بٹ نے پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ اردو میں پیش کی۔ اور مکرم عبدالسلام چارلس صاحب نے انگریزی میں تحریکات حضرت مصلح موعودؓ اور ان کے ہمیشہ کے لئے جاری رہنے والے ثمرات سے احباب کو آگاہ کیا۔

آخر پر مکرم عبدالصبور صاحب مربی سلسلہ نے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت پر سیر حاصل تقریر کی اور میں اس کا سپینش ترجمہ پیش کیا۔

اجلاس کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا۔

بارسلونا Barceloan

مورخہ مارچ 23/ فروری 2008 بروز اتوار دوپہر تین بجے santa perpetua میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم فضل احمد کاہلوں نے کی جس کا سپینش ترجمہ عزیزم اسد اللہ خان صاحب نے پیش کیا۔ نظم مکرم ملک ریحان احمد صاحب نے پڑھی۔

پہلی تقریر مکرم حمید احمد نذیر صاحب کی تھی جس میں انہوں نے پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ پڑھ کر سنائی اور بتایا کہ کس طرح دشمن نے اعتراض کرنا شروع کیا اور بار بار مطالبہ کیا کہ یہ پیشگوئی آپ کے حق میں پوری نہیں ہوئی تب خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت دکھائی اور حضرت مسیح موعودؑ کے گھر حضرت مصلح موعودؓ کی ولادت ہوئی۔ پھر وہ بچہ جو بچپن سے ہی کمزور اور بیمار تھا اور ظاہری لحاظ سے بھی کوئی عالم نہ تھا۔ جب خدا تعالیٰ نے آپ کو مسند خلافت پر متمکن فرمایا تو پھر آپ کو علم قرآن بھی عطا فرمایا اور اس قدر عطا فرماتا ہے کہ پھر کسی کو جرات نہ ہوئی کہ آپ کے مقابل آتا۔ اس کے بعد مکرم ملک طارق محمود صاحب مربی سلسلہ نے علامات مصلح موعودؓ کے بارے میں دلکش انداز میں تقریر کی۔ آخر میں مکرم ظفر اللہ خان صاحب صدر جماعت نے دعا کروائی اور یوں اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ اس جلسہ شامل احباب جماعت کی تعداد 51 تھی۔

میڈرڈ (Madrid) جماعت

23/ فروری کو میڈرڈ میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منایا گیا۔ امیر صاحب سپین کی صدارت میں جلسہ کا آغاز سورۃ الفتح کے آخری رکوع کی تلاوت سے ہوا۔ اس جلسہ میں ''پیشگوئی مصلح موعودؓ اور اس کا پس منظر'' کے بارہ میں بتایا گیا۔

دوسری تقریر ''سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے بعض اہم تاریخی کارنامے'' کے متعلق تھی جس میں بتایا گیا کہ کس طرح حضرت مصلح موعودؓ نے مشاورت کا نظام جماعت میں رائج فرمایا۔ قرآنی حکم کے مطابق جماعت اہم کاموں میں مل کر بیٹھتی ہے اور مشاورت کے ساتھ اسلام کی ترقی اور دفاع کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے غور و فکر کیا جاتا ہے۔ پھر تحریک جدید کا عالمگیر نظام ہے جس کا کردار ترقی اسلام کے لئے غیر معمولی ہے۔ مختلف ممالک میں احمدیت کا قیام اور مساجد بنانا قرآن مجید کی اشاعت اور اسلام کے خلاف ہونے والے حملوں کا جواب دینا، یہ سب کام تحریک جدید کے ماتحت ہی سر انجام پاتے ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے وقت جس جماعت کو کمزور سمجھا جاتا تھا اور خیال کیا جاتا ہے کہ یہ تو چند دنوں کی مہمان ہے اور ختم ہو جائے گی۔ لیکن دیکھنے والے نے دیکھا اور تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اس اولوالعزم وجود کی قیادت میں جماعت کو ترقیات سے نوازا۔ کسی لحاظ سے بھی اگر جائزہ لیا جائے تو جماعت نے ہر میدان میں کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ قادیان سے اٹھنے والی ایک آواز جس کو معمولی سمجھا جاتا تھا اور سمجھا جاتا تھا کہ وہ قادیان سے باہر بھی نہ نکلنے پائے گی وہ ساری دنیا میں سنائی دینے لگی اور گویا آپ کا دور ہی وہ دور ہے جس میں غلبہ اسلام کے لئے راہ کو ہموار کر دیا گیا اور وہ غلبہ جو بہت دور دکھائی دیتا تھا وہ قریب دکھائی دینے لگا۔

تیسری تقریر سیدنا حضرت مصلح موعودؓ اور خدمت قرآن کے متعلق تھی۔ ایک ایسا وجود جو ظاہری لحاظ سے دنیاوی ڈگریاں اپنے پاس نہیں رکھتا تھا اور عمر کے لحاظ سے بھی بہت چھوٹا یعنی 25 سال کا ایک جوان۔ لیکن جب خدا تعالیٰ نے آپ کو خلافت کے منصب پر سرفراز فرمایا تو دنیا نے دیکھا جب بھی وہ قرآن کی تفسیر بیان کرتا تو ایسے لگتا جیسے ایک غیبی طاقت آپ کے اندر بول رہی ہو۔ اور ہر وقت یہ محسوس ہوتا تھا جیسے نور کے سوتے پھوٹ رہے ہوں۔ تفسیر کبیر آج بلکہ قیامت تک اس بات کی گواہی دیتی رہے گی۔ جو بھی اس تفسیر کو پڑھے گا وہ آپ کے علم قرآن سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے گا۔

آخر پر مکرم امیر صاحب نے اپنی تقریر میں حضرت مصلح موعودؓ کے بنائے ہوئے تنظیمی نظام پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ جس طرح حضرت مصلح موعودؓ نے ہر میدان میں جماعت کی غیر معمولی راہنمائی فرمائی اسی طرح آپ نے ساری جماعت کو تنظیموں میں ڈھال دیا۔ تا کہ اگر ماں باپ یا معاشرہ افراد کی تربیت سے غافل ہو جاتا ہے تو نظام جماعت ہمیشہ ان کی تربیت کے لیے کوشاں رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ امیر صاحب نے عہدیداران کو بھی توجہ دلائی کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے ان کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اور اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے اپنے رب سے دعائیں کرتے رہیں۔ اس کے بعد امیر صاحب نے دعا کروائی۔ اس جلسہ میں 45 احباب نے شرکت کی۔

❀❀❀❀❀❀

بقیہ: رپورٹ دورہ گھانا 2008ء
از صفحہ نمبر 16

پڑوسی ممالک سے آنے والے مایوس نہ ہوں کہ مَیں مکمل طور پر ہی گھانین بن چکا ہوں۔ میری کوشش ہے اور دعا ہے کہ مَیں ہر ایک کا ہی ہو جاؤں اور ہر ایک میری دعاؤں میں شامل ہو۔ خلافت کا تو تعلق ہی ایسا ہے کہ ہر ایک مخلص خلیفہ کا محبوب ہو جاتا ہے۔ افریقہ کے ساتھ میرے پہلے تعلق کے باعث مَیں نے ہمیشہ اہل گھانا کی تعریف کی ہے۔ کہا جاسکتا ہے کہ میری حیثیت گھانا کے نمائندہ یا سفیر کی رہی ہے۔ مَیں نے ہمیشہ کہا ہے کہ مجھے کبھی کسی گھانین سے شکایت نہیں ہوئی۔ مَیں نے ہمیشہ انہیں شریف النفس اور باوفا پایا ہے۔ اس لحاظ سے آج اگر مَیں ان کا مداح ہوں تو یہ ان کا حق ہے۔ ہر احمدی کے ساتھ میرا تعلق ظاہر و باہر ہے۔ اور یہ جذبہ روز افزوں مضبوط تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ آج میرے سامنے بہت سے نوجوان اور نواحمدی ہیں۔ ان میں سے بعض تو میرے عرصہ قیام کے وقت بہت چھوٹے ہوں گے یا پھر ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے ہوں گے۔ ان کو میرا یہ پیغام ہے کہ اولین احمدی مثلاً مہدی آپا، امام الحاج صالح، مومن کورے اور دیگر نے جماعتی تعلیمات کو پوری طرح سے سمجھا اور پھر اس کے لئے بے مثال قربانیوں سے کبھی دریغ نہ کیا۔ اگر جماعت احمدیہ گھانا کے ابتدائی تاریخی واقعات اب تک شائع نہیں ہوسکے تو انہیں شائع کرنا چاہئے۔

یہ لوگ ہر حال میں خلافت کے ساتھ باوفا رہے۔ خلیفہ کی ہر آواز پر لبیک کہنے کے لئے ہر دم تیار تھے۔ انہوں نے اپنے عہد بیعت کو خوب خوب نبھایا اور امام وقت کو سلام پہنچایا اور امن کے اس پیغام کے ساتھ ساتھ ترقی کرتے گئے۔ اس لحاظ سے اے نوجوان نسل تُو کبھی بھی ان بزرگوں کا شکریہ ادا کر ہی نہیں سکتی۔ صحیح شکر ادا کرنے کا بس ایک ہی طریق ہے کہ جس طرح وہ اپنی جان اور مال کا نذرانہ لئے پھرتے تھے اور اپنے عہد بیعت کی مکمل حفاظت کی آپ بھی اس پیمان بیعت کو کبھی ٹوٹنے نہیں دینا۔ صرف اسی وقت آپ ان کی روح کو خوش کرسکیں گے۔

اگر آپ کے آباء واجداد قبول احمدیت میں جذبۂ مسابقت رکھتے تھے تو ان کے اس اعلیٰ مقام کی خاطر آپ کو محنت کے ساتھ نظام جماعت سے وابستگی رکھنا ہوگی۔ اور اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو آپ اُن کے لئے باعث شرم ہوں گے۔

اس لئے ہمیشہ اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلیں اور اخلاص اور وفا کی نئی بلندیوں کو چھوتے ہوئے اپنے عہد بیعت کا حق ادا کریں۔ اس لحاظ سے نئے آنے والے جنہوں نے حق کو دیکھ کر اُسے قبول کیا ہے اور مجھے امید ہے کہ اخلاص اور ایمان میں ترقی کر رہے ہوں گے انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ قبول احمدیت کا فائدہ انہیں صرف اس صورت میں ہوسکتا ہے جب ان کی زندگیوں میں ایک انقلاب آجائے گا۔ اگر ان میں اور دوسرے لوگوں میں کوئی مابہ الامتیاز ہی نہ ہو تو پھر بیعت کرنے یا احمدی ہونے کا کیا فائدہ۔ ایسے احمدی ہونے میں فخر کا کیا پہلو۔ اور اگر آپ پرانے احمدی ہیں تو پھر آپ کی احمدیت اس وقت قابل فخر ہوسکتی ہے جب آپ احمدیت کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی توقعات پر پورا اتر سکیں۔ اور یہ توقعات قرآنی تعلیمات کے عین مطابق ہیں۔ کیا ہیں قرآنی تعلیمات؟ یہ قرآنی تعلیمات ہی ہیں جو انسان کے لئے ایک مثالی انسان بننے میں معاون بنتی ہیں اور یہ مثالی انسان حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کا لحاظ رکھتا ہے۔

بانیٔ سلسلہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بیان فرماتے ہیں کہ اس جلسہ کے انعقاد کا مقصد دینی تعلیمات، تعلق باللہ اور انسانوں کے اندر محبت اور پیار کے ساتھ جذبات اخوت پیدا کرنا ہے۔ اگر یہاں ہم اس مقصد کے لئے جمع نہیں ہوئے تو پھر ہمارا یہاں آنا بے مقصد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ جلسہ دنیاوی میلوں کی طرح نہیں ہے۔ مزید فرمایا کہ جلسہ کے انعقاد کا مقصد انسانیت کی اصلاح ہے۔ یہ تربیت کیونکر ممکن ہے؟ اوّل تو انسانی تخلیق کے مقصد کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ اس امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْن (الذاریات: 57)۔ اس آیت کی روشنی میں علم ہوتا ہے کہ انسانی تخلیق کا اصل مقصد خدا تعالیٰ کی عبادت، حصول عرفان الٰہی اور مکمل طور پر اسی کا ہو رہنا ہے۔ خدا تعالیٰ ایک اور آیت میں بیان فرماتا ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اور اس لحاظ سے اس کی تخلیق کا مقصد بہت اعلیٰ وارفع ہے۔ سونا، جاگنا، کھانا، پینا اور جنسی خواہشات اس زندگی کا اصل مقصد نہیں۔ جو لوگ عبادت سے ناآشنا ہیں وہ جانور بلکہ ان سے بھی بدتر ہیں۔ یاد رکھیں کہ کامیاب وہی ہے جو عبادت میں مشغول ہے۔ اگر یہ مقصد حاصل ہوگیا تو ہم خدا کی رضا کی راہ پر قدم مارنے لگیں گے اور ہم انسانیت کے لئے مفید وجود بن جائیں گے۔ خدا کا حقیقی بندہ وہ ہے جو خدا تعالیٰ کے احکامات کا پابند ہے۔ وہ احکامات وہ ہیں جن کی نشاندہی تفصیلاً قرآن کریم سے ہوتی ہے۔ ایک احمدی کو اخلاص کے ساتھ اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اچھے اور مثالی احمدی بننے کی غرض سے چند خصائل کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے جھوٹ سے اجتناب کرو، جھوٹ تمام برائیوں کی جڑھ ہے۔ جھوٹ آپ کو عبادت الٰہی سے دور کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج: 31)۔

اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے جھوٹ بولنے والے شرک کے مرتکب ہوتے ہیں۔ مشکلات میں مبتلا ہوتے ہیں۔ خیال کرتے ہیں کہ جھوٹ ہی ہے جو ان کی نجات کا باعث ہوسکتا ہے۔ حقیقی عبادتگزار سچ پر پوری طرح سے کاربند رہتا ہے۔ اگر جھوٹ بولنے سے کوئی نقصان بھی پہنچتا ہے تو بھی اسے برداشت کرنا چاہئے۔ بہرحال نقصان تو کئی انداز سے ہوسکتا ہے اور اسے برداشت بھی کیا جاتا ہے۔ اس لئے اگر نقصان بھی ہو جائے بلکہ سچ بولنے پر کوئی سزا بھی مل جائے تو اسے خلوص دل سے برداشت کریں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولنے کو شرک کے موافق قرار دیا ہے۔ اس کے نتیجہ میں خدا کی رضا کا حصول ممکن ہوسکے گا کیونکہ آپ کا یہ عمل خدا کی رضا کے لئے ہوگا۔

ایک نیکی صبر وتحمل ہے۔ صبر کے نتیجہ میں بہت سی برائیوں سے بچا جاسکتا ہے۔ صبر کی کمی کے باعث غلط فہمیاں اور جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے ہر احمدی کو صبر اختیار کرنا چاہئے۔ دلخراش باتوں کو برداشت کریں۔ اس پالیسی کے نتیجہ میں بہت سے جھگڑوں کا حل ہوسکتا ہے۔ فیملی تنازعات خواہ وہ خاوند بیوی کے درمیان ہوں یا بھائیوں کے درمیان ہوں یہ سب بچگانہ تنازعات ہوتے ہیں۔

کچھ عرصہ قبل ناردرن ریجن میں دو قبائل کے درمیان تنازعہ پیدا ہوگیا۔ اس جھگڑے کی بنیاد صرف اور صرف بے صبری اور کم حوصلگی تھی۔ بہت ساری جانیں ضائع ہوگئیں۔ جائیدادوں کو شدید نقصان پہنچا۔ اس صورت حال میں پڑھے لکھے اور جاہل ایک ہی درجہ پر آگئے۔ دنیا بھر میں ایک طوفان بے تمیزی ہے۔ قتل عام ہو رہا ہے اور قومیں دوسری قوموں پر حملہ آور ہو رہی ہیں۔ یہ سب کچھ بے صبری کا ہی نتیجہ ہے۔ دنیا تباہی کے دہانے پر ہے۔ احمدیوں کو دنیا کو بچانا ہوگا۔ اس لحاظ سے صبر وبرداشت کی عادت کو اس انداز میں اختیار کرنا ہوگا کہ احمدی ہر میدان میں صبر وبرداشت کا نمونہ بن جائیں۔

پھر غیبت کی عادت ہے۔ غیبت کیا ہے؟ کسی کی پیٹھ کے پیچھے اس کے خلاف باتیں کرنا غیبت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا۔ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہُ (الحجرات: 13)۔ پس کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی کرنا ویسے ہی ہے جیسے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے لگ جائے۔ ہر انسان جس میں ذرّہ بھی انسانیت ہو ایسے عمل کو یقیناً ناپسند کرے گا۔ ایک احمدی جسے اخلاقیات کا نمونہ بننا ہے کیسے ایسا قابل نفرین کام کرسکتا ہے۔

ایک دفعہ قصّے کہانیوں اور غیبت کا ذکر آنحضرت ﷺ کے سامنے کیا گیا۔ آنحضرت ﷺ کے ایک صحابی نے دریافت کیا کہ آیا کسی شخص کے بارہ میں یہ کہنا درست ہوگا کہ اُس میں فلاں نقص ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر تو ویسا ہی ہے جیسا کہ آپ اس کے بارہ میں بیان کر رہے ہیں تو آپ غیبت کے مرتکب ہو جائیں گے۔ لیکن اگر وہ ویسا نہیں جیسا کہ آپ بیان کر رہے ہیں تو آپ دُہرے گناہ کے مرتکب ہو رہے ہوں گے۔ یعنی غیبت اور جھوٹ۔

قصّے کہانیاں بھی سماجی امن کو برباد کر دیتے ہیں اور دو بھائیوں کے درمیان جدائی ڈال دیتے ہیں۔ اس سے خبردار رہیں تاکہ آپ معاشرہ میں امن قائم کرنے والوں کی صف اوّل میں شمار ہوں۔

پھر خیانت اور بددیانتی کا معاملہ ہے۔ اس کا تعلق صرف چھوٹی رقوم یا حق دار کو پورا حق ادا کرنے سے ہی نہیں ہے بلکہ اپنے فرائض کی کماحقہ ادائیگی بھی اسی زُمرہ میں آتی ہے۔

جب کوئی شخص کسی مقررہ معاوضہ پر کام کر رہا ہے تو اسے اپنے فرائض کو مکمل ایمانداری سے ادا کرنا چاہئے۔

اسی طرح سے جب ایک آجر اپنے مزدوروں کو مقررہ معاوضہ کے مطابق ادا نہیں کرتا وہ بھی بددیانت شمار ہوگا۔ ایسی بددیانتی کا اثر آخر کار ملک پر پڑتا ہے۔ کیونکہ جب کوئی کام مناسب انداز میں انجام کو نہیں پہنچتا تو اس سے ملک کی شہرت کو سخت دھچکا لگتا ہے۔ اسی طرح سے گورنمنٹ کے ملازمین جو کماحقہ اپنے فرائض ادا نہیں کرتے وہ بھی بددیانتی کے مرتکب ہوتے ہیں اور اپنی قوم کے لئے سخت نقصان کا باعث ہوتے ہیں۔ ایک احمدی کا فرض ہے کہ قومی مفادات اور عوامی مفادات کا خلوص دل سے خیال رکھے اور کبھی کسی بددیانتی کا خیال بھی اس کے دل میں نہ گزرے۔ ملکی فرائض ادا کرنا اہم حقوق جو انسان پر واجب ہوتے ہیں ان میں سے ایک ہے۔ ایک بددیانت انسان اپنے حقوق کو کماحقہ ادا نہیں کرتا۔

ہر احمدی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر وہ حکومتی واجبات کی ادائیگی نہیں کرتا تو بیعت کے مقصد کو بھی پورا نہیں کرتا۔ یہ آپ لوگوں کے اوپر آپ کے ملک کا حق ہے کہ آپ کبھی بھی بددیانتی نہ کریں خواہ وہ چھوٹے پیمانے پر ہو یا بڑے پیمانہ پر۔ نہ صرف یہ کہ آپ کو بددیانتی سے بچنا چاہئے بلکہ قومی ترقیاتی کاموں میں آپ کو سب پر سبقت لے جانا چاہئے۔ بدامنی سے اجتناب کریں اور حکومت کے وفادار رہیں۔ دوسروں پر محنت میں سبقت لے جائیں۔ دوسروں پر تعلیم میں سبقت لے جائیں۔ اور یہی ایک احمدی کا طُرّہ امتیاز ہونا چاہئے۔

خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو خبر دی کہ "تیرے فرقہ کے لوگ علم میں ترقی کریں گے۔" اس لئے نوجوان نسل کو میری یہ نصیحت ہے کہ اپنے آپ کو علم کے میدان میں ہر چیز کو تج کرتے ہوئے لگا دیں۔ علم کے ہر میدان میں اس قدر ترقی کریں کہ نوبل پرائز آپ لوگوں کا کم از کم ٹارگٹ بن جائے۔ اس کے لئے طویل عرصہ تک بہت محنت درکار ہوگی۔ جب قومیں ترقی کرنا چاہتی ہیں تو طویل بنیادوں پر منصوبہ بندی کرتی ہیں۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کو اس امر کی توفیق عطا فرمائے۔

یاد رکھیں کہ یہ آپ ہی وہ لوگ ہیں جو اپنے ملک کو ترقی یافتہ ممالک کی صف میں لا کھڑا کریں گے۔ یہ ہی حقیقی حب الوطنی ہے۔ ایک احمدی کے لئے ملک کی محبت اس کے ایمان کا حصہ ہے۔ آپ خواہ طالبعلم ہوں یا ملازم یا تاجر یا حکومتی افسر یا کسان ہوں۔ یا آپ کا تعلق کسی اور پیشہ سے ہو، ایمانداری سے محبت اور بددیانتی سے نفرت آپ کا خاصہ ہونا چاہئے۔ Bawku سے اکرا اور Berekum سے Ho تک ہر احمدی مرد وزن بچہ یا جوان ان اعلیٰ اخلاقی اقدار سے پہچانا جانا چاہئے۔ صرف اس صورت میں آپ اپنے ملک سے محبت کے حق کو ادا کرنے کے حقدار کہلائیں گے۔ آپ کو نہ صرف خود اس میدان میں ترقی کرنا ہے بلکہ اپنے ہم وطنوں کو بھی اس طرف راغب کرنا ہوگا۔

MOT
CLASS IV: £45
CLASS VII: £53
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

ہمیں تو یہ تعلیم ہے کہ نیکیوں میں آگے بڑھیں اور کمزوروں کو بھی ساتھ لے کر چلیں تاکہ ان کے لئے بھی ترقی کے مواقع میسر ہوسکیں۔

اس ملک کے تمام باسی ،عیسائی ،مسلمان دیگر فرقوں سے تعلق رکھنے والے ،لامذہب ،بلحاظ قبائلی امتیاز خواہ وہ Dogomba ہوں، Wala ہوں، Ashanti ہوں یا پھر Fanti ہوں ملک کے شہری ہونے کی حیثیت سے بھائی بھائی ہیں اور ایک بھائی کی مدد کرنا آپ پر لازم ہے۔ اسلام ہمیں ایک دوسرے سے نیکیوں میں سبقت لے جانے کی تعلیم دیتا ہے لیکن حسد سے سختی سے منع کرتا ہے کیونکہ حسد دشمنی کی طرف لے جاتا ہے اور دشمنی دوسرے لوگوں کو نقصان پہنچانے پر اکساتی ہے۔ اگر آپ حسد اور بغض سے آزاد ہو جائیں اور نیکی کو پھیلانے لگ جائیں تو اس صورت میں ہی آپ محبت کا پیغام پھیلانے والے بن سکتے ہیں۔ یہ ہے وہ طریق جس کے ذریعہ سے آپ اپنے ملک کا حق ادا کرسکتے ہیں اور اپنی بیعت کے پیمان کو پورا کرسکتے ہیں۔

جلسہ کے ان تین ایّام میں اس مقصد کے حصول کے لئے دعا کریں اور اپنے حالات پر غور وفکر کرتے رہیں تاکہ جب آپ لوگ واپس لوٹیں تو اپنی کوششوں کو مرکوز کرتے ہوئے اس مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرسکیں۔

پھر مکرّر کہتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے محبت، اس کی عبادت اور انسانیت کی خدمت اپنے اوصاف میں شامل کرلیں تو ہم حقیقی احمدی بن جائیں گے۔ اور ترقیات کو خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرسکیں گے خواہ یہ ترقی ذاتی ہو یا قومی ہو۔

مَیں دیکھ رہا ہوں کہ افریقہ کا مستقبل بڑی تیزی کے ساتھ تابناکی کی طرف رواں دواں ہے۔ جس قدر محنت اور تیزی کے ساتھ آپ اس مقصد کے حصول کے لئے کام کریں گے اسی قدر تیزی سے آپ اس مقصد کو پاسکیں گے۔ عظیم گھانین لیڈر Kwame Nkrumah نے گھانا کی آزادی میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ اپنے اس عظیم لیڈر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آپ کو ملک کی ترقی میں ایک اہم کردار ادا کرنا ہوگا۔ اور آخر کار اسے ترقی یافتہ ممالک کی صف میں لا کھڑا کرنا ہوگا۔ آپ کو ایک اہم کردار ادا کرنا ہے تاکہ افریقن بلندیوں کو چھوئیں اور اعلیٰ نیکیوں پر انہیں قائم کرتے ہوئے انہیں آنحضرت ﷺ کی غلامی میں لانا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس امر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

گھانا کے صدر مملکت کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کے بعد صدر مملکت گھانا آنریبل John Agye Kum Kufour نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

صدر مملکت نے کہا کہ کل خلیفۃ المسیح کے ساتھ ملاقات کا موقع ملا۔ گھانا کی حکومت خلیفۃ المسیح کو گھانا کی سرزمین پر ایک مرتبہ پھر سے استقبال کرتے ہوئے ازحد خوشی محسوس کر رہی ہے اور ہمیں اس بات پر بھی فخر ہے کہ صد سالہ خلافت جوبلی کی تقریبات کے لئے آپ نے گھانا کا انتخاب کیا ہے۔ اس جلسہ کے انعقاد سے گھانا کو مزید آگے بڑھنے کا حوصلہ مل رہا ہے۔

صدر مملکت نے اپنا ایڈریس جاری رکھتے ہوئے کہا کہ مَیں خلیفۃ المسیح کے انتہائی روحانی خطاب پر مشکور و ممنون ہوں۔ آپ کا ماٹو، Love for all Hatred for none ہمارے لئے بڑی دلکشی کا موجب ہے اور ہم نے گھانا میں جماعت احمدیہ کو اس پر عمل کرتے ہوئے پایا ہے۔ حکومت کی طرف سے ہم آپ کو مکمل تعاون کی یقین دہانی کراتے ہیں۔ آخر پر ایک دفعہ پھر صد سالہ خلافت جوبلی کی تقریبات پر ہم آپ کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔

صدر مملکت گھانا کا ایڈریس بارہ بج کر پچپن منٹ پر ختم ہوا۔

سوونیئر صد سالہ تاریخ گھانا

گھانا جماعت نے خلافت جوبلی کے موقع پر سو سالہ تاریخ شائع کی ہے۔ اس تاریخ میں گھانا میں احمدیت کے آغاز سے لے کر اب تک احمدیت جن ادوار سے گزری ہے اور جماعت گھانا نے مختلف میدانوں میں جو ترقی کی منازل طے کی ہیں یہ سب تصویری زبان میں بھی بیان کی گئی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب صدر مملکت گھانا کو پیش کی۔ اس دوران امیر صاحب گھانا نے ڈائس پر آکر اس کتاب کا تعارف کروایا۔ جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریب اپنے اختتام کو پہنچ رہی تھی۔ تقریب کے آخر پر الحاجی الحسن صالح نے جو اس تقریب کو Conduct کر رہے تھے اس تقریب میں شرکت کرنے والے سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی جس کے ساتھ افتتاحی تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

صدر مملکت گھانا نے حضور انور سے الوداعی مصافحہ کیا اور واپس تشریف لے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جونہی جلسہ گاہ سے روانہ ہوئے ہر طرف سے فلک شگاف نعروں کی صدائیں بلند ہوئیں۔ لوگ خلافت احمدیہ زندہ باد کے نعرے لگاتے تھے اور روتے تھے۔ خلافت احمدیہ کی برکات آج گھانا کی سرزمین کے چپہ چپہ پر ظاہر ہو رہی تھیں۔ اپنے کیا اور غیر کیا سبھی ان راہوں پر اپنے دل بچھائے بیٹھے تھے جہاں سے حضور انور کا گزر ہو رہا تھا۔ ان نعروں کے جلو میں حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

آج کی اس افتتاحی تقریب میں 39 سرکردہ حکام شامل ہوئے جن میں منسٹرز ،ممبران پارلیمنٹ ، ڈپٹی سپیکر، پیراماؤنٹ چیفس، نیشنل چیف امام، Traditional Council سے تعلق رکھنے والی متعدد شخصیات اور پروٹوکول آفیسر اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہیں۔

پونے دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازوں کے لئے مخصوص حصہ میں تشریف لا کر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

ملاقاتیں

بعد از سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ بعد ازاں ساڑھے پانچ بجے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو شام پونے سات بجے تک جاری رہا۔ آج احباب جماعت گھانا کے علاوہ آئیوری کوسٹ، سیرالیون ،گیمبیا ،لائبیریا اور کانگو سے آنے والے وفود اور مہمانوں نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

آج ملاقات کرنے والوں میں آئیوری کوسٹ کے تین نمائندگان بھی تھے جن میں سے دو کا تعلق کیبنٹ ڈائریکٹر کے آفس سے ہے اور ایک مذہبی امور کے مشیر کے نمائندہ تھے۔ یہ سبھی جلسہ سالانہ گھانا میں شرکت کے لئے آئے تھے۔

دوران ملاقات ان نمائندگان نے حضور انور کی خدمت میں آئیوری کوسٹ کے معاشی حالات کی بہتری اور امن کے قیام کے لئے دعا کی درخواست کی۔ ان نمائندگان نے بتایا کہ گزشتہ سالوں سے خانہ جنگی کی صورتحال کے پیش نظر یتامیٰ کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے اور یتیم خانوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور یہ یتیم فوری ضرورت کی اشیاء سے بھی محروم ہیں۔ انہوں نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ ان یتیم خانوں کی مدد کی جائے۔ حضور انور نے امیر صاحب آئیوری کوسٹ کو ہدایت فرمائی کہ واپس جاکر جائزہ لے کر رپورٹ بھجوائیں۔

ملاقات کے آخر پر ان حکومتی نمائندگان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو آئیوری کوسٹ آنے کی دعوت دی۔ جس پر حضور نے فرمایا انشاء اللہ بعد میں آئیں گے۔ یہ ملاقات 25 منٹ تک جاری رہی۔ آج ملاقات کی سعادت حاصل کرنے والے احباب کی تعداد چار صد پچاس کے لگ بھگ تھی۔

سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے لئے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

جانثاران خلافت کے حلقہ میں

نمازں کی ادائیگی کے بعد جب حضور انور اپنی رہائشگاہ پر جانے کے لئے روانہ ہوئے تو راستہ کے دونوں جانب اس قدر ہجوم تھا کہ کچھ سجھائی نہ دیتا تھا۔ رات کے اندھیرے میں بھی یہ عشّاق اپنے دل و جان سے پیارے آقا کے چہرہ مبارک کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بیتاب تھے۔ ہر طرف ہاتھ بلند ہو رہے تھے اور سفید رومال لہرائے جا رہے تھے کہ کہیں پیارے آقا کی نظر ان پر پڑ جائے جو ان کا دین بھی سنوار جائے اور دنیا بھی۔ حضور انور کی گاڑی آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ خدام گاڑی کے دونوں طرف پوری مستعدی سے ساتھ ساتھ چل رہے تھے اور گاڑی کو اپنے حصار میں لیا ہوا تھا۔ حضور انور مسلسل ہاتھ ہلا کر اپنے ان جانثاروں کے عشق و محبت اور فدائیت کا جواب دے رہے تھے۔

عشق و محبت کا یہ کھیل حضور انور کی رہائشگاہ تک جاری رہا۔ جب حضور انور اپنی رہائشگاہ کے قریب پہنچے تو وہاں ایک اور ہی سماں تھا۔ افریقن بچے اور بچیاں نہایت ہی مترنم آواز میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی اردو نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور ان کو دیکھتے ہی گاڑی سے نیچے اتر آئے اور ان کے پاس کھڑے ہوگئے۔ یہ بچیاں درثمین ،کلام محمود اور کلام طاہر سے مختلف نظمیں پڑھ رہی تھیں اور حضور انور نہایت محبت و پیار سے ان کے پاس کھڑے سنتے رہے۔ ان بچوں اور بچیوں نے یہ سب نظمیں زبانی یاد کی ہوئی تھیں اور خوش الحانی سے پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور نے بچیوں سے پوچھا کہ کماسی (kumasi) سے آئی ہیں؟ بچیوں نے سر ہلا کر جواب دیا کہ ہم کماسی سے آئی ہیں۔

افریقن بچوں اور بچیوں کے منہ سے اردو نظموں نے ایک عجیب سماں باندھ دیا تھا۔ ہر کوئی مسحور ہو رہا تھا۔ حضور انور پندرہ بیس منٹ تک ان بچیوں کے پاس کھڑے رہے اور ان کی طرف دیکھتے اور مسکراتے ہوئے ان کی نظمیں سنتے رہے۔ حضور انور نے ان کو ازراہ شفقت قلم بھی عطا فرمائے۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

ڈاکٹر محمد ظفر اللہ صاحب کی بیٹی عزیزہ ثمینہ نسرین نے 32 بچوں اور بچیوں کو بڑی محنت کے ساتھ 23 نظمیں سکھائی ہیں۔ کئی مہینوں پر پھیلی ہوئی ان بچوں اور بچیوں کی ایک لمبی محنت اور کوشش ہے جو آج کے دن کے لئے اپنے آقا کی خاطر انہوں نے کی اور پھر اپنے پیارے آقا کی محبت، پیار، شفقت اور قرب کی ایک ایسی جزا پائی جس کے مقابل پر لاکھوں، کروڑوں کے انعام بھی ہیچ ہیں۔

میڈیا اور پریس میں کوریج

میڈیا اور پریس میں حضور انور کے دورہ کو کوریج دی جارہی ہے۔

۞......گھانا کے نیشنل اخبار Daily Graphic نے آج 17 /اپریل کو اپنی اشاعت میں پہلے صفحہ پر رنگین تصاویر کے ساتھ حضور انور اور صدر مملکت کی ملاقات کی رپورٹ شائع کی۔ اخبار نے خبر کا عنوان یہ لگایا ’’تیل کی دریافت کا صحیح استعمال کریں‘‘۔

اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ کے سربراہ نے صدر مملکت سے ایک ملاقات میں یہ نصیحت کی کہ گھانا سے حالیہ تیل کی دریافت کو ملک کی ترقی و بہبود کے لئے استعمال کریں اور اس کے لئے دوسرے ممالک کے تجربوں سے فائدہ اٹھائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے دورہ گھانا 2004ء کے دوران گھانا میں تیل کی دریافت پر بڑے پُرزور طریق سے اپنے یقین کا اظہار فرمایا تھا اور یہی یقین گزشتہ سال حقیقت میں بدل گیا۔

احمدیہ مسلم مشن ایک اسلامی جماعت ہے جو اسلام کے پیغام کو پھیلانے پر کام کر رہی ہے۔ اس جماعت کی بنیاد 1889ء میں رکھی گئی اور یہ سو ممالک سے زائد میں 17 ملین افراد جماعت پر مشتمل ہے۔

روحانی پیشوا (حضور انور) نے یہ بھی کہا کہ میرے گزشتہ دورہ سے اب تک (یعنی چار سالوں میں) ملک میں خاصی ترقی ہوئی ہے۔

صدر مملکت نے کہا کہ خدا نے 2007ء میں گھانا میں تیل کی دریافت کا فضل کیا ہے اور یہ یقین دلایا کہ وہ اس دریافت کو لوگوں کی بہبود کے لئے صحیح استعمال کریں گے۔ صدر نے یہ بھی کہا کہ تیل کی دریافت پر کام ابھی شروع ہوا ہے اور رپورٹ کے مطابق یہ مثبت ہے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

ٹورانٹو (کینیڈا) کے گردونواح کی جماعتوں کا

مسجد بیت الاسلام میں

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: نمائندہ خصوصی)

صدسالہ خلافت جوبلی کا یہ سال جماعت احمدیہ کے لئے حمد وشکر کا ایک نیا مضمون اور کامیابی و کامرانی کی ایک نئی منزل لے کر آیا ہے۔ ہر صبح ایک نیا ولولہ اور ایک نئی روح احمدیت کو عطا ہو رہی ہے۔ ہماری ساری تقریبات اِس جذبہ سے سرشار نظر آتی ہیں۔

23/ مارچ 2008ء کے دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور شان وشوکت کے حوالہ سے سارے کینیڈا میں بچوں، بڑوں، عورتوں اور مردوں نے اپنے قلبی تاثرات کا اظہار بھرپور انداز میں کیا۔ ٹورانٹو اور اُس کے گردونواح میں پارک ریجن کی جماعتوں نے جلسہ یوم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد بیت الاسلام میں نماز ظہر وعصر کے بعد تقریباً دو بجے دوپہر منعقد کیا۔ جس کی صدارت محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا نے کی۔ مکرم شیخ عبدالہادی صاحب، سیکرٹری تعلیم القرآن اور وقف عارضی نے سورۃ الجمعہ کی پہلی پانچ آیات کی تلاوت اور اردو انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ پیس ویلج سنٹر کے مکرم مرزا قدیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم شیریں کلام سے چند اشعار ترنم سے سنائے اور مکرم نعمان رانا صاحب نے اُن کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

پہلی تقریر ''اسلام کا عالمگیر غلبہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں کی رو سے'' کے موضوع پر مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب استاذ جامعہ احمدیہ کینیڈا نے کی۔ موضوع کی مناسبت سے سورۃ الصّف آیت نمبر 9-10 کی تلاوت کے بعد قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں واضح کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسلام کے آخری دور میں ساری دنیا آنحضرت ﷺ کے دعویٰ سے وابستہ ہو جائے گی اور آسمان کا خدا ایک ایسے شخص کو مبعوث فرمائے گا جس کے بارے میں آج سے چودہ سو سال پہلے آنحضرت ﷺ نے ہمیں خوشخبری دے دی تھی کہ وہ اسلام کی تعلیمات کو تازہ کرے گا اور اگر ایمان ثریا کی بلندیوں پر بھی جا چکا ہوگا تو وہ اُسے واپس لائے گا۔

آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں سے وہ پُرشوکت اقتباسات پیش کئے جن میں حضور علیہ السلام نے اسلام اور احمدیت کی کامیابی اور اپنے دعویٰ کی صداقت میں دنیا بھر کو چیلنج دیا۔ مکرم مولانا صاحب موصوف نے فرمایا کہ ہم وہ خوش قسمت لوگ ہیں جو دوسو سے زائد ملکوں میں اُن تحریروں کے زندہ ثبوت ہیں اور یہ سچائی ٹل نہیں سکتی دُنیا چاہے جتنا زور لگالے۔

آپ کے خطاب کے بعد پیس ویلج ویسٹ کے عزیزم عطاء المنعم نے نہایت خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شعری کلام کا کچھ حصہ پیش کیا۔ جس کا انگریزی ترجمہ مکرم حامد ناصر ملک صاحب نے پیش کیا۔

معلوماتی مقابلہ

اِس دلنشیں نظم کے بعد خدام الاحمدیہ پارک ریجن کی دو مجالس کے مابین سوال وجواب کا ایک دلچسپ معلوماتی مقابلہ ہوا۔

فارسی منظوم کلام

آج کے پروگرام کی ایک خاص جدّت یہ تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فارسی کلام سے ایک نعت بحضور سرورکائنات ﷺ مکرم میر طارق مجید صاحب نے پیش کی جس کا اردو اور انگریزی ترجمہ بھی سنایا۔

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشق رسول ﷺ کے موضوع پر مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب نائب امیر اوّل ومشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے خطاب کیا۔ آپ نے تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 24 کی تلاوت کی اور فرمایا کہ اللہ اور اُس کے رسول سے عشق ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِس عشق کی دنیا میں مثال قائم کردی اور خدا تعالیٰ نے اپنے 1882ء میں اپنے الہام کے ذریعے اِس بات کی شہادت دی کہ اگر امت مسلمہ میں خدا اور اُس کے رسول کی محبت میں کوئی یکتا ہے تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات ہے۔ اور یہی وجہ تھی کہ آپؑ کو تجدید دین کے لئے چُنا گیا۔ ایک دوسرے الہام میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتایا کہ تمام برکتیں آنحضرت ﷺ سے ہیں اور مبارک ہے وہ جس نے سکھایا اور مبارک ہے وہ جس نے سیکھا۔ مکرم مولانا صاحب موصوف نے فرمایا کہ اگر آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کا جائزہ لیں تو آپ صرف یہ نہ دیکھیں گے کہ آپؑ نے آنحضرت ﷺ کی مدح میں صرف اردو، فارسی، عربی نظم ونثر میں کیا کچھ لکھا، بلکہ یہ دیکھیں کہ خود اُنہوں نے اپنی زندگی کیسے گزاری۔ ہم اِن حالات زندگی کا جائزہ لینے کے بعد پورے وثوق سے علیٰ وجہ البصیرت یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپؑ آنحضرت ﷺ کے اسوہ کا کامل نمونہ تھے اور آپؑ کا اخلاق اور کردار دراصل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا اخلاق اور کردار تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آقا اور مطاع پر ہر وقت درود بھیجتے رہتے تھے۔ کئی مواقع پر آپؑ نے فرمایا کہ یہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ درود شریف آنحضرت ﷺ سے روحانی تعلق پیدا کرنے کا سب سے زیادہ مؤثر ذریعہ ہے۔ اور آپؑ نے اپنی جماعت کو بھی یہی تعلیم دی۔

مکرم نسیم مہدی صاحب نے بتایا کہ آپ کی زندگی کے ابتدائی حالات اور واقعات میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی چچی سے ملنے مکرم مرزا غلام حیدر صاحب مرحوم کے گھر تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ اُن کے منہ سے آنحضرت ﷺ کی شان میں کوئی گستاخی کا کلمہ نکل گیا تو آپؑ کا چہرہ رنج سے متغیر ہوگیا اور اُس کے بعد کبھی چچی صاحبہ کے مکان پر تشریف نہیں لے گئے اور قطع تعلق کرلیا۔

ایک دفعہ پنڈت کھڑک سنگھ کے ساتھ آپؑ کا مباحثہ ہوا جس میں پہلے سے یہ طے پایا تھا کہ تہذیب کے دائرے میں رہ کر بات چیت ہوگی، لیکن اُس نے تھوڑی دیر کے بعد ساری ہدایات اور شرائط کو ٹالتے آنحضرت ﷺ کے خلاف باتیں شروع کیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے سخت الفاظ استعمال کئے اور شدید غصہ کا اظہار فرمایا اور مباحثہ سے چلے آئے۔

مکرم مولانا نے لاہور میں آریہ سماج کی طرف سے منعقد کئے جانے والے جلسہ کا بھی ذکر کیا جس میں آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخی کی گئی، جماعت احمدیہ کا ایک وفد اس جلسے میں موجود تھا، حضور علیہ السلام نے اس پر سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا کہ جماعتی وفد فوری طور پر وہاں سے اٹھ کیوں نہ گیا؟ پھر آپ نے یہ بھی بتایا کہ کیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک بار ایک ریلوے سٹیشن پر پنڈت لیکھرام کے سلام کا جواب صرف اِس لئے نہ دیا کہ وہ آپؑ کے آقا ﷺ کو بُرا بھلا کہتا تھا۔

آپ نے فرمایا کہ یہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے عشق۔

اپنے خطاب کے آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرکۃ الآراء تصنیف آئینہ کمالات اسلام سے ایک پرشوکت اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں حضور علیہ السلام نے بڑے درد سے اپنے آقا ﷺ سے اپنی محبت کا اظہار کیا ہے۔ آپ کا یہ انگریزی اور اردو خطاب چار بج کر دس منٹ تک جاری رہا۔

صدراتی خطاب اور اختتامی دعا

اعلانات اور تقسیم انعامات کے بعد محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا نے اپنے اختتامی کلمات میں غلبہ اسلام کے لئے دُعا کی اہمیت پر زور دیا اور جماعت کو خوب دعائیں کرنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد چار بج کر بیس منٹ پر اجلاس کی کارروائی کے ختم ہونے کا اعلان فرمایا اور اجتماعی دُعا کروائی۔ اِس بابرکت مجلس میں تقریباً 1,700 مرد خواتین اور بچوں نے حصہ لیا۔

❁❁❁❁❁❁

نظارت نشر واشاعت قادیان کی بعض تازہ اُردو مطبوعات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد مبارک ہے کہ صدسالہ خلافت جوبلی سال میں کم از کم پچاس فیصد احمدی گھروں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کی کتب پہنچائی جائیں۔

گھروں میں ان لائبریریوں کا قیام بھی صدسالہ خلافت جوبلی پروگرام کا ایک حصہ ہے۔

جملہ امراء کرام وصدر صاحبان ومبلغین سلسلہ سے درخواست ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ کے اس ارشاد کی تعمیل میں احباب کو اپنے گھروں میں لائبریریاں قائم کرنے کی طرف توجہ دلاکر ممنون فرمائیں۔ اسی طرح جماعتی لائبریریوں کو بھی اَپ ڈیٹ کریں۔

نظارت نشر واشاعت قادیان (انڈیا) نے جو نئی اُردو کتب شائع کی ہیں اُن کی فہرست درج ذیل ہے:

❁......چشمۂ مسیحی	❁......حیات نور	❁......تاریخ احمدیت (19 جلدیں)
❁......فقہ احمدیہ	❁......خطبات نور	❁......درّ عدن
❁......سیرت خاتم النبیینؐ	❁......گورنمنٹ انگریزی اور جہاد	❁......الذکر المحفوظ
❁......نظام نو	❁......بیت بازی	❁......خلافت حقّہ اسلامیہ
❁......اسلام کا مشاورتی نظام	❁......حضرت محمد مصطفیٰؐ کا بچپن	❁......اسلام میں اختلافات کا آغاز
❁......حقائق الفرقان	❁......حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں	❁......نظام آسمانی اور اس کا پس منظر
❁......قندیل صداقت	❁......فیشن پرستی	❁......آئینۂ صداقت (اردو، انگریزی)
❁......احمدیہ پاکٹ بک	❁......غیبت	❁......سناتن دھرم
❁......انوار العلوم	❁......بے پردگی کے خلاف جہاد	❁......نسیم دعوت
❁......سیر روحانی	❁......صحیح بخاری (جلد اوّل ودوئم)	❁......برکات الدعا
❁......سوانح فضل عمر (مکمل)	❁......دیباچہ تفسیر القرآن	❁......کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے۔
❁......خطبات ناصر	❁......مرقاۃ الیقین	
❁......خطبات مسرور (چہار حصص)	❁......ایک عزیز کے نام خط	❁......آریہ دھرم
❁......حیات قدسی	❁......ہمارا خدا	❁......برکات خلافت

اپنے آرڈرز بھجوانے اور کتب کی قیمتوں اور ترسیل کے اخراجات کے تخمینہ اور مزید معلومات کے لئے حسب ذیل پتہ پر رابطہ فرمائیں:

نظارت نشر واشاعت۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ پوسٹ کوڈ 143516۔ پنجاب (انڈیا)

فون وفیکس نمبر: 00+91+1872 220749

ای میل: qadian21@yahoo.com

Or : markazqadian@sancharnet.in

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 8رجنوری 2007ء میں حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحبؓ کے بارہ میں ایک مختصر مضمون مکرم مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

حضرت مولوی صاحب بھڈال ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ جب آپ جموں میں ملازم تھے تو آپ نے ایک چٹھی رساں کے پاس ''سبز اشتہار'' دیکھا۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُن سے ''سبز اشتہار'' مانگا مگر انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ میں تم سے ڈرتا ہوں کہ تم مجھے مارو گے۔ جب میں نے وعدہ کیا کہ میں اُن کو کچھ نہیں کہوں گا تب انہوں نے مجھے وہ اشتہار دیا۔ میں نے اسے پڑھا تو اس کا میرے دل پر اس قدر گہرا اثر ہوا کہ میں اگلی صبح جموں سے پیدل قادیان کو روانہ ہوگیا۔ جب میں سیالکوٹ پہنچا تو سڑک سے دومیل کے فاصلہ پر میرا گاؤں تھا۔ جب میں نے اس کی طرف رخ کیا تو میرے دل نے مجھے ملامت کی کہ جس طرف تو نے منہ کیا ہے تجھے پہلے اسی طرف ہی جانا چاہئے۔ تب میں پھر قادیان کی طرف چل پڑا۔ راستہ میں جب مجھے کوئی پوچھتا تو میں اسے سارا حال کہہ سناتا تو وہ بجائے میری مہمان نوازی کرنے کے مجھے لعنت ملامت شروع کرتا اور ساتھ ہی حضرت مسیح موعودؑ کو بھی ناپاک الفاظ سے یاد کرتا۔

بٹالہ میں مولوی محمد حسین بٹالوی کے بعض آدمیوں نے مجھے روکنے کی کوشش کی، دلائل پیش کیے اور بہت سی اِدھر اُدھر کی باتیں کیں مگر میں نہ رُکا۔ قادیان میں اڈہ خانہ پر ایک کشمیری بابا گڈر نے بھی مجھے روکا۔ چونکہ دیر ہوچکی تھی اس لیے رات کو میں اُسی کے پاس رہا۔ اور صبح کی نماز میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا، حضور نے میری طرف غور سے دیکھا اور فرمایا کہ آپ کی بیعت ابھی نہیں لی جائے گی، آپ پانچ دن استغفار کریں۔ پانچ دن استغفار کے بعد جب پھر عرض کیا تو فرمایا دس دن درود شریف پڑھیں۔ دس روز درود شریف پڑھنے کے بعد پھر عرض کیا، فرمایا پانچ دن لاحول پڑھو۔ جب وہ پانچ روز ختم ہوئے تو آپ نے بڑی بشاشت کے ساتھ میری بیعت قبول فرمائی اور فرمایا ''میں چاہتا ہوں کہ آپ اور بھی قادیان میں ٹھہریں اور اگر ضرور جانا ہو تو چلے جائیں مگر قادیان بار بار آتے رہیں، جو لوگ قادیان میں بار بار نہیں آتے ان کے متعلق ہمیں خطرہ ہوتا ہے''۔

جب میں بیعت کرنے کے بعد گھر گیا تو روحانی طور پر میں اپنے اندر بہت بڑا تغیر دیکھتا تھا۔ گھر جا کر میں نے اپنے والد میاں غلام احمد صاحب کو یہ تمام قصہ سنایا تو انہوں نے بھی بیعت کرلی۔ میں نے اپنی بیوی کو بہت تبلیغ کی مگر اس پر کوئی اثر نہ ہوا بلکہ دن بدن مخالف ہوتی گئی۔ آخر اس نے ہم دونوں کے کھانے میں زہر ڈال دی مگر ہمیں کھلانے پر قادر نہ ہوسکی کیونکہ والد صاحب بہت بڑے حکیم تھے اور مجھے بھی ان چیزوں کا خاص تجربہ تھا۔ ہم نے کسی جانور کو وہ کھانا کھلایا وہ فوراً مرگیا۔ تب میں نے اس بیوی کو طلاق دیدی اور کچھ دنوں کے بعد مجھے خدا تعالیٰ نے اس کے بدلہ میں ایک نہایت بااخلاق اور احمدیت پر فدا ہونے والی اور خدمت دین کے لیے اپنی جان اور مال کو قربان کرنے والی بیوی عطا فرمائی جس کا نام ''راج بی بی'' ہے۔

حضرت راج بی بی صاحبہؓ کے علاوہ آپؓ کی ایک اور شادی حضرت حیات نور صاحبہؓ کے ساتھ ہوئی۔ آپؓ کے والد حضرت غلام احمد صاحبؓ ابتدائی موصیان میں سے تھے ان کا وصیت نمبر 45 تھا۔ 6رمارچ 1906ء کو اُن کی وفات ہوئی۔ میت قادیان تو نہ پہنچ سکی لیکن یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ میں لگا ہوا ہے۔ اسی طرح حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحبؓ اور آپ کی دونوں بیویاں بھی ابتدائی موصیان میں سے تھے حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب کا وصیت نمبر 46 تھا آپ نے 17 جولائی 1928ء کو وفات پائی اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔ آپ کی اہلیہ حضرت راج بی بی صاحبہؓ کا وصیت نمبر 47 تھا انھوں نے 8اپریل 1906ء کو وفات پائی اور ان کا یادگاری کتبہ بھی بہشتی مقبرہ قادیان میں لگا ہوا ہے، آپ کی اہلیہ حضرت حیات نور صاحبہؓ کا وصیت نمبر 179 تھا۔ انہوں نے یکم اگست 1960ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ قطعہ صحابہ میں دفن ہوئیں۔

جمال سکٹیکی آف سیرالیون

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 23رفروری 2007ء میں مکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب نے مکرم جمال سکٹیکی صاحب آف سیرالیون کا ذکر خیر کیا ہے جن کی وفات یکم اکتوبر 2006ء کو ہوئی۔

جنگ عظیم اول سے قبل اور اس کے معاً بعد بہت سے لبنانی تاجروں نے بہتر معاشی مستقبل کے لئے افریقی ممالک کو اپنا مسکن ثانی بنالیا جن میں سکٹیکی فیملی کے بہت سے افراد بھی شامل تھے جو سیرالیون کے مختلف مقامات پر آباد ہوگئے۔

1937ء میں احمدیہ مشن روکو پر قائم ہوا تو ایک لبنانی عالم محمد حسن ابراہیم الحسینی کی دعوت پر حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علیؓ Baomahun تشریف لے گئے اور وہاں ایک مضبوط اور فعال جماعت قائم ہوگئی۔ لیکن جنگ عظیم کے دوران وہاں کی سونے کی کانیں بند ہوگئیں تو بہت سے احمدی دیگر مقامات پر منتقل ہوگئے۔ اس طرح احمدیت اُن علاقوں میں بھی پہنچ گئی۔ محترم حسن ابراہیم الحسینی صاحب نے لبنانی تاجروں تک یہ پیغام پہنچایا تو بعض سعادت مند روحوں کو احمدیت سے وابستہ ہونے کی توفیق مل گئی جن میں محترم ابراہیم خلیل سکٹیکی اور محترم محمد حدرُج صاحب کا نام سرفہرست ہے۔ شدید مخالفت کے باوجود ان دونوں نے غیر معمولی استقامت کا مظاہرہ کیا اور آخر دم تک احمدیت سے وابستہ رہے۔ جناب خلیل سکٹیکی نے اپنے ایک بیٹے 'احسن خلیل' کو حصول تعلیم کے لئے ربوہ بھجوایا۔ عزیزم جمال سکٹیکی انہی فدائی اور مخلص بزرگ کے پوتے تھے۔

محترم سید محمد حسن ابراہیم الحسینی ایک جید عالم، شاعر، مصنف اور پُرجوش داعی الی اللہ تھے۔ 1970ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دورۂ سیرالیون کے دوران انہوں نے بڑی محبت اور عقیدت سے حضورؒ کی خدمت میں اپنا قصیدہ پیش کیا۔ ان کی ایک صاحبزادی روضہ صاحبہ کی شادی حضرت مرزا عبدالحق صاحب آف سرگودھا کے بیٹے مرزا ناصر احمد صاحب کے ساتھ ہوئی جو اُس وقت احمدیہ سیکنڈری سکول Bo میں پڑھاتے تھے۔ اسی طرح جمال کی ایک ہمشیرہ الحسینی صاحب کے بیٹے محمود حسن سے بیاہی ہوئی ہیں۔

دوسرے احمدی تاجر محمد حدرج صاحب کے بیٹے محترم سعید حُدرُج تو سیرالیون کے مشہور صنعتکار ہیں اور ایک مخلص اور فدائی احمدی ہیں۔ ربوہ بھی جاچکے ہیں اور برطانیہ میں کئی بار جلسہ سالانہ پر آئے ہیں۔ اُن کی بیٹی عائشہ کی شادی جمال سکٹیکی سے ہوئی تھی۔

ان ابتدائی لبنانی مخلصین کے ذکر خیر کے ساتھ، ذہن ابتدائی دَور کے مربیان سلسلہ کی طرف منتقل ہوتا ہے جنہوں نے انتہائی مشکل حالات میں اخلاص، ایثار، سادگی اور فدائیت کی عدیم المثال داستانیں رقم کی ہیں۔ جنہیں بسا اوقات پیدل سفر کرنا پڑتا تھا۔ کئی مرتبہ انہیں ایسے ٹرکوں میں سفر کرنا پڑتا جن میں جانور بھی لادے جاتے تھے۔ بعض مقامات پر لوگوں نے سونے کے لئے جگہ نہ دی تو رات بھر کسی ندی، نالے یا دریا کے کنارے گھومتے رہے۔ کھانے پینے کی مشکلات، چھوٹے چھوٹے کمروں میں معمولی اور شکستہ فرنیچر۔ مگر ان کے پائے استقلال میں جنبش نہ آئی۔ اور ان کی جدوجہد اور محنت و ایثار کو اس قدر پھل لگا کہ دل حمد و ثنا کے ترانے گانے لگتا ہے۔ خالق ارض وسما کے وعدوں کے مطابق نہ صرف حضرت اقدس کے دلی محبوں کے نفوس اور اموال میں غیر معمولی برکت پڑی بلکہ سنگ وخشت کی عمارتوں پر بھی ان برکتوں کا نزول دیکھا ہے۔ چنانچہ 1960ء میں محترم مولانا شیخ نصیرالدین احمد صاحب نے سیرالیون میں جماعت کے پہلے سیکنڈری سکول کا آغاز Bo شہر میں احمدیہ مشن کی لائبریری میں 30 طلبہ اور 2 اساتذہ کے ساتھ کیا۔ بعد میں 20 مزید احمدیہ سیکنڈری سکولز نے اس سے جنم لیا اور اس سکول نے بہت سے نئے سکولوں کو تربیت یافتہ پرنسپل مہیا کئے۔ جب 1985ء میں اس سکول کی پچیس سالہ تقریب منعقد کی گئی تو اس وقت اُن دس ممالک کے پرچم بھی لہرائے گئے جن سے تعلق رکھنے والے طلبہ نے اس سکول میں تعلیم حاصل کی تھی۔ اب اسی سکول کے احاطہ میں اس وقت 4 سیکنڈری سکول کام کررہے ہیں جن میں ایک سکول خالصتہً طالبات کے لئے ہے۔ روزانہ تقریباً 3000 طلبہ اور طالبات حصول علم کے لئے ان احمدیہ سکولز کا رخ کرتے ہیں۔

عزیزم جمال سکٹیکی کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا جن میں ایک نمایاں خوبی عبادات کا انہماک اور خاص طور پر جمعہ کا اہتمام تھا۔ مجھے یاد ہے کہ میرے Kenema میں قیام کے سالوں میں جمعہ کے دن عین کاروبار کے درمیان جمعہ کی ادائیگی کے لئے پہنچ جاتا۔ اسی طرح رمضان میں تراویح کے لئے پہنچ جاتا بلکہ بہن بھائیوں کے بچوں کو بھی ساتھ لے آتا۔ خود بھی دعا گو تھا اور بزرگوں کو بھی دعا کی یاددہانی کرواتا رہتا تھا۔

جمال کو زندہ دلی اور خوش مزاجی سے وافر حصہ ملا تھا۔ جمال کو بار بار مالی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔ کئی قسم کے بزنس کئے۔ سول وار کے بعد عمارتی لکڑی کا کام شروع کیا تو بہت سے لوگوں نے مال تو لے لیا مگر رقوم مار لیں اور اُسے بہت زیادہ نقصان ہوا۔ اب زرعی اجناس کا بزنس کر رہا تھا اور اسی مقصد کے لئے دیہی علاقوں کا چکر لگاتا رہتا۔ افسوس کہ ایک ایسے ہی سفر میں سڑک پر دل کا حملہ ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا۔

جمال کی ایک اور خوبی چندوں اور مالی تحریکات میں فراخدلی اور بشاشت کے ساتھ حصہ لینے کی عادت تھی جو اُسے وراثت میں ملی تھی۔ اُس کے دادا محترم ابراہیم خلیل سکٹیکی کا ذکر کرتے ہوئے مولانا محمد صدیق امرتسری صاحب لکھتے ہیں: ''سیرالیون احمدیہ مشن کے ابتدائی مشکل اوقات میں آپ اکثر مالی امداد فرماتے رہے۔ مربیان سلسلہ سے محبت اور خندہ پیشانی سے پیش آنا ان کا خاصہ تھا۔ جب بھی ان کے ہاں جانا ہوا، انہیں یہی کہتے سنا کہ میرا گھر مبلغین کے لئے وقف ہے اور ان کی خدمت میرے لئے عین سعادت ہے۔''

یہی خندہ پیشانی، دل کی فراخی، مالی قربانی کے لئے آمادگی ان کے پوتے جمال بن عبدالرؤف کی امتیازی صفات تھیں۔

جمال دینی مطالعہ کے لئے وقت نکال لیتا تھا۔ مختلف مذاہب اور فرقوں میں پائے جانے والے مشترک اور مختلف نکات کے بارہ میں معلومات اخذ کرتا رہتا۔ عیسائیوں سے تبلیغی بحث بھی کرتا۔ اکثر کوئی نہ کوئی دینی کتاب اُس کے زیرمطالعہ رہتی۔ اُسے اپنے بچوں کو بھی احمدیت کا خادم بنانے کی طرف بڑی توجہ تھی۔ افسوس کہ وہ چار کم سن بچے چھوڑ کر دار فانی سے رخصت ہوگیا۔

سیرالیون میں دس بارہ بڑے قبائل آباد ہیں۔ یہی کیفیت وہاں بولی جانے والی زبانوں کی ہے۔ جمال کو انگریزی کے علاوہ کریول، مینڈے، ٹمن وغیرہ کئی زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ وہ بڑی روانی سے ان زبانوں میں گفتگو کرسکتا تھا۔

سیرالیون میں لوگ قبائلی وابستگی کے حساب سے تقاریب میں شریک ہوتے ہیں چنانچہ ایک ہی فرقہ کے علاقہ میں بھی مختلف زبانوں اور قبائلیوں کیلئے مختلف مساجد دکھائی دیتی ہیں۔ اس کے برعکس احمدیہ مسجد میں مینڈے، ٹمنی، فولا، میڈنگو، لبنانی، پاکستانی، ہندوستانی سب اکٹھے سربسجود ہوتے ہیں اور حقیقی اخوت کا منظر نظر آتا ہے۔ 1970ء کی دہائی میں جب مینڈے اور ٹمنی قبائل میں سیاسی تصادم نے افسوسناک شکل اختیار کرلی اور Bo شہر بھی اس کی لپیٹ میں آگیا تو ہماری مسجد سے تین چار سو گز کے فاصلے پر واقع ٹمنی قبیلہ کے مکانات نذر آتش کردئے گئے مگر اسی شام ہماری مسجد میں ٹمنی بزرگ کی امامت میں ہم سب نے نماز پڑھی۔ مینڈے مقتدیوں کی اکثریت تھی۔ باہر انہی قبائل کے لوگ آتش و آہن اور نفرتوں کے الاؤ میں جل رہے تھے مگر انہی قبائل اور شعوب کے افراد کو احمدیت کی برکت نے محبت والفت کی لڑی میں پرو دیا ہوا تھا۔

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
23rd May 2008 – 29th May 2008

Please Note that programmes and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 23rd May 2008

00:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, & MTA News
00:55	MTA Travel: a visit to The Emirates
01:15	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking Guests. Recorded on 4th August 1999.
02:25	Establishment of Khilafat: Seminar held on the topic of the Blessings of Khilafat.
03:30	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 16th December 1997.
04:35	Jamia Ahmdaiyya UK Class with Huzoor, recorded on 12th January 2006
05:15	Mosha'airah: an evening of poetry.
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:10	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. Recorded on 7th April 2007.
08:10	Le Francais C'est Facile: lesson no. 93
08:35	Siraiki Service: a discussion in Siraiki on the life of the Holy Prophet Muhammad (saw)
09:20	Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 6th May 1994.
10:10	Indonesian Service
11:10	Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00	Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh.
13:20	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:25	Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:25	Seerat Sahaba Rasool (saw)
16:00	Friday sermon [R]
17:10	Spotlight: interview with Noor Ahmad Bolstad.
18:10	Le Francais C'est Facile: lesson no. 93
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35	MTA International News Review Special
21:15	Friday Sermon [R]
22:30	Jihad by the Pen
23:05	Urdu Mulaqa'at: recorded on 06/05/1994 [R]

Saturday 24th May 2008

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
00:55	Le Francais C'est Facile: lesson no. 93
01:20	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 21st October 1999.
02:20	Friday Sermon: recorded on 23rd May 2008
03:50	Spotlight: an interview with Noor Ahmad Bolstad.
04:35	Jihad by the Pen
05:10	Urdu Mulaqa'at: recorded on 06/05/1994.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. Recorded on 7th April 2007.
08:00	Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (as)
08:35	Friday Sermon: recorded on 23rd May 2008.
09:50	Indonesian Service
10:50	French Service: Discusssion on Khilafat.
11:35	Ken Harris Oil Painting
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar: variety of programmes in Bengali.
14:00	Intikhab-e-Sukhan: poem request programme
15:55	Ken Harris Oil Painting. [R]
16:20	Mosha'airah: an evening of poetry
17:10	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 24th May 1997. Part 2.
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:25	International Jama'at News
20:55	Bustan-e-Waqfe Nau [R]
21:55	Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (as) [R]
22:30	Ken Harris Oil Painting [R]
22:55	Friday Sermon: rec. on 23rd May 2008 [R]

Sunday 25th May 2008

00:00	Tilaawat & MTA News
00:55	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 28th October 1999.
01:50	Intikhab-e-Sukhan: Poem request programme.
03:45	Friday Sermon: recorded on 23rd May 2008.
04:45	Moshaairah: an evening of poetry
05:40	Ken Harris Oil Painting
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) with Huzoor, recorded on 8th April 2007.
08:00	Peace Conference
09:10	Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Qadian.
10:00	Indonesian Service
11:00	Spanish Service: Spanish translation of Friday Sermon delivered on 15/06/07.
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
12:55	Bengali Reply to Allegations: discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Muslim Jama'at.
14:00	Friday Sermon: Recorded on 23rd May 2008.
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) [R]
16:05	Peace Conference [R]
17:05	Learning Arabic: lesson no. 26 [R]
17:30	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th May 1996.
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35	MTA International News
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) [R]
22:00	Learning Arabic: Lesson no. 26 [R]
22:30	Huzoor's Tours: visit to India [R]
23:10	Seerat-un-Nabi (saw) [R]

Monday 26th May 2008

00:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:05	Peace Conference
02:05	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 4th November 1999.
03:05	Friday Sermon: rec. on 23rd May 2008.
04:10	Seerat-un-Nabi (saw)
05:00	Question and Answer Session
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class held with Huzoor. Recorded on 14th April 2007.
08:00	Khilafat Seminar
09:00	Musleh Maud Day: Address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) in 1986.
09:05	Documentary: Life of Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) [R]
10:50	Indonesian Service: Translation of Friday Sermon recorded on 11th April 2008.
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
12:50	Bangla Shomprochar
13:40	Friday Sermon: recorded on 6th April 2007.
14:55	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
16:00	Documentary: Life of Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) [R]
16:20	Khilafat Seminar [R]
18:30	Arabic Service: a discussion on the topic of Nafse-e-Lawama, hosted by Maha Dabbous.
19:35	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 11th November 1999.
20:35	Documentary: Life of Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) [R]
22:10	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
23:30	Friday Sermon [R]

Tuesday 27th May 2008

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:10	Khilafat Seminar
02:10	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 11th November 1999.
03:15	Friday Sermon recorded on 6th April 2007.
04:25	Documentary: Life of Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra)
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
06:45	Revival of Faith: a documentary about Hadhrat Masih-e-Maood (as)
08:00	Khilafat-e-Ahmadiyya: Khilafat programme with participants from London, Qadian and Rabwah.
09:30	Live proceedings from Excel: transmission of Khilafat day proceedings from the Excel centre, London.
10:00	Live interviews from members of the Jamaat in Qadian and Rabwah.
10:35	Live proceedings from Excel: Flag Hoisting Ceremony.
11:00	Live proceedings from Excel: Tilaawat Poems and Address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
13:35	Live interviews with members of the Jamaat in Rabwah and Qadian.
14:00	Life of Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V.
15:30	Khilafat Jubilee Mosha'airah: an evening of poetry
17:10	Revival of Faith: a documentary about Hadhrat Masih-e-Maood (as)
18:30	Khilafat-e-Ahmadiyya: discussion programme.
20:00	Repeat of earlier proceedings from the Excel Centre, London, including interviews.
20:30	Repeat of interviews held with members of the Jamaat from Qadian and Rabwah.
21:30	Repeat of proceedings from Excel centre, London, including address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.

Wednesday 28th May 2008

00:40	Tilaawat, Dars & MTA News
01:15	Khilafat Jubille Moshaairah: an evening of Poetry
02:45	Revival of Faith: a documentary about Hadhrat Masih-e-Maud (as).
04:00	Khilafat-e-Ahmdiyya: discussion programme on Khilafat, with participants from Qadian, Rabwah and London.
05:30	Repeat of proceedings from Excel centre, London, including introduction to the Khilafat day broadcast and short interviews with Amir Sahib UK and Akram Ahmadi.
06:00	Tilaawat, Dars-e-hadith & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class Huzoor recorded on 15th April 2007.
07:35	MTA Australia: a decade of Documentaries. Programme celebrating the 10 year anniversary of MTA Australia documentaries.
08:05	Seerat Hadhrat Masih Maud (as)
09:00	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th May 1996.
10:00	Indonesian Service
11:05	Swahili Service
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar
14:00	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
14:50	Jalsa Salana UK 1991: speech delivered by Muzaffar Clark about the founder of the Ahmadiyya Community, Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad at Jalsa Salana UK 1991.
15:15	MTA Australia: a decade of Documentaries. Programme celebrating the 10 year anniversary of MTA Australia documentaries.
16:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class Huzoor recorded on 15th April 2007. [R]
16:35	Khilafat Jubilee Quiz
18:15	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) [R]
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
20:35	MTA International News
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class Huzoor recorded on 15th April 2007. [R]
22:05	Jalsa Salana UK 1991 [R]
22:35	A Decade of Documentaries [R]
23:10	From the Archives [R]

Thursday 29th May 2008

00:00	Tilaawat, Documentary & MTA News Review
00:55	Hamaari Kaenaat
01:20	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
02:25	A Decade of Documentaries
02:55	Seerat Hadhrat Masih Maud (as)
03:30	From the Archives
04:20	Khilafat Jubilee Quiz
05:25	Jalsa Salana UK 1991.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
06:55	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class with Huzoor, recorded on 21th April 2007.
08:00	English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. recorded on 21st May 1995.
09:10	The Bounties of Khilafat
09:30	Huzoor's Tours: visit to Singapore.
10:15	Indonesian Service
11:10	Pushto Service
12:00	Tilaawat, Dars & MTA News
12:55	Bangla Shomprochar
14:00	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Rec. on 17/12/1997.
15:10	The Bounties of Khilafat [R]
16:10	Huzoor's Tours: visit to Singapore [R]
16:40	English Mulaqa'at: Recorded on 21st May 1995. [R]
17:35	Mosha'airah: an evening of poetry [R]
18:30	Arabic Service
20:30	MTA Interntional News
21:05	The Bounties of Khilafat
21:40	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). recorded on 17th December 1997. [R]
22:50	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]

****Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT***

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 15 | Friday 16 May, 2008 | Issue No. 20

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مغربی افریقہ کی مختصر جھلکیاں

اگر خدا تعالیٰ سے محبت، اس کی عبادت اور انسانیت کی خدمت اپنے اوصاف میں شامل کرلیں تو ہم حقیقی احمدی بن جائیں گے اور ترقیات کو خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرسکیں گے خواہ یہ ترقی ذاتی ہو یا قومی ہو۔

اے گھانا کے احمدیو! مَیں آپ کو مبارک پیش کرتا ہوں کہ آپ نے خلافت کے ساتھ اپنے پیمان کو پورا کردیا۔ گھانا سے مجھے بہت زیادہ توقعات ہیں۔ جو بھی نیکیوں میں مسابقت کرے گا وہ میرے لئے خوشی کا موجب ہوگا۔

مَیں دیکھ رہاہوں کہ افریقہ کا مستقبل بڑی تیزی سے تابناکی کی طرف رواں دواں ہے۔ جس قدر محنت اور تیزی کے ساتھ آپ اس مقصد کے حصول کے لئے کام کریں گے اسی قدر تیزی سے آپ اس مقصد کو پاسکیں گے۔

(باغ احمد (گھانا) میں منعقدہ جلسہ سالانہ میں حضرت امیر المومنین کا ولولہ انگیز افتتاحی خطاب۔ افراد جماعت کو خصوصًا اور اہل گھانا کو عموماً مختلف میدانوں میں ترقی کے لئے زرّیں نصائح)

گھانا کی حکومت خلیفۃ المسیح کا گھانا کی سرزمین میں ایک مرتبہ پھر سے استقبال کرتے ہوئے ازحد خوشی محسوس کررہی ہے۔ صد سالہ خلافت جوبلی کی تقریبات پر ہم آپ کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

(صدر مملکت گھانا کا خطاب)

گھانا کے جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس میں صدر مملکت گھانا و دیگر متعدد اہم شخصیات کی شمولیت۔ خلافت سے محبت وفدائیت کے دلکش نظارے۔

میڈیا اور پریس میں دورہ کی کوریج

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر ہے کہ آپ کا 78واں جلسہ سالانہ آج سے شروع ہو رہا ہے۔

خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے پھر سے مجھے اس جلسہ سالانہ میں شرکت کی توفیق بخشی جس میں 31 سال قبل شامل ہونے کا موقعہ خدا تعالیٰ نے عنایت فرمایا تھا۔ یہ غریبانہ جلسہ ناریل اور پام کے درختوں کے سایہ میں، سمندر کے کنارے سالٹ پانڈ کے مقام پر منعقد ہوا کرتا تھا۔ ان جلسوں سے اولین مبلغین کی کاوشوں کی ایک جھلک ملتی ہے۔ یہ بزرگ مبلغین بہت مشکل حالات میں زندگی بسر کرتے اور عجیب و غریب لعل و جواہر اکٹھے کرنے میں محو رہے۔ اُس زمانہ کے لوگ ان کی اہمیت سے ناآشنا تھے۔ ان موتیوں کو وہ مسیح محمدی کے قدموں میں ڈالتے رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ان اولین بزرگوں کی طرف سے پیش کردہ تحفوں پر بیحد خوش ہوئے۔ گویا ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہاتھ لگ گیا ہو۔ جانتے ہو وہ کونسا خزانہ تھا؟ یہ لعل و جواہر کیا تھے؟ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے احمدیت کو 87-88 سال قبل قبول کیا۔ ان واقفین نے اس انداز میں کام کیا جیسے بکھرے ہوئے جوڑوں کو ملا دیا جائے۔ یہ تھے وہ لوگ جو سالٹ پانڈ میں اکٹھے ہوا کرتے تھے۔

آج سے 31 سال قبل جب پہلی دفعہ اس جلسہ میں ایک پام کے درخت کے نیچے شرکت کی سعادت ملی تو مسیح موعود علیہ السلام کے ان فدائین کی تعداد ہزاروں سے تجاوز نہ کرتی تھی۔ یہ فدائی ہی تھے جو پھل تھے ان اوّلین مبلغین کے۔ خدا تعالیٰ نے ان پھلوں کو برکت بخشی اور یہ چند بہت جلد ہزاروں میں بدل گئے۔ گھانا میں اپنے سات آٹھ سال کے قیام کے دوران مَیں نے اپنی نگاہ سے جماعت احمدیہ گھانا کو شاہراہ ترقی پر گامزن پایا۔ اور 19 سال بعد 2004ء میں جب مَیں گھانا پہنچا تو اس ملک میں احمدیت کی ترقی کے اور ہی رنگوں کا مشاہدہ کیا۔ ’بستان احمد‘ جہاں جلسہ منعقد ہو رہا تھا 15 ایکڑ کا وسیع و عریض قطعہ اراضی دیکھ کر دل خدا کی حمد سے بھر گیا۔ نومبائعین کا خلوص اور وفا دیکھ کر بھی دل خدا کی حمد کے ترانے گانے لگا۔

مَیں تو یہاں تک کہہ سکتا ہوں کہ یہ جذبات وفا اور محبت جو ہر چھوٹے بڑے کے چہرہ پر ہویدا تھے میرے دل میں نہ صرف آپ کے لئے گہری محبت کا باعث بن گئے بلکہ مَیں تو دنیا کے دیگر ممالک کے احمدیوں کو بھی کہنے لگ گیا کہ خلافت کے ساتھ محبت کے گُر سیکھنا ہیں تو گھانا کے احمدیوں سے سیکھیں۔

اس لئے اے گھانا کے احمدیو! مَیں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے خلافت کے ساتھ اپنے پیمان کو پورا کردیا۔ لیکن یاد رہے کہ شیطان ہمیشہ دو تعلقات کے درمیان دراڑیں ڈالنے کے لئے تیار رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کی مدد کے بغیر اس تعلق کی حفاظت نہیں کی جاسکتی۔

درحقیقت خلیفہ اور جماعت کی محبت کی بنیاد مسیح موعودؑ کی محبت پر ہے اور مسیح موعودؑ کی محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر مبنی ہے۔ اور رسول اللہ کی محبت کی بنیاد خدا تعالیٰ کی محبت پر ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی مدد طلب کرتے ہوئے جب ہم ایک اکائی بن جاتے ہیں تو شیطان ایسے تعلقات توڑنے میں کبھی کامیاب ہو ہی نہیں سکتا۔ اس اصول پر عمل کرتے ہوئے جیسے ماضی میں ہم فیوض و برکات الٰہی کے پھلوں سے فیضیاب ہوئے آئندہ بھی ہم کبھی ان سے محروم نہیں رہیں گے۔

یہ نیا قطعہ اراضی جو 460 ایکڑ پر مشتمل ہے ’باغ احمد‘ کہلاتا ہے۔ تین قصبوں کی شاہراہوں پر واقع بیحد باموقع ہے۔ صرف چند سال قبل جماعت احمدیہ گھانا اس کے حاصل کر پانے کا تصور بھی نہیں کرسکتی تھی۔ یہ جماعت احمدیہ گھانا کی خلافت سے وابستگی اور وفا کا نتیجہ ہے۔

جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا ہے یہ سب انعام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خدائی وعدوں کے عین مطابق ہے۔ اور جب تک یہ تعلق قائم رہا ہم میں سے ہر ایک ان وعدوں کو سچا ہوتا دیکھتا چلا جائے گا۔ اس لئے کسی کو بھی اس تعلق میں رخنہ ڈالنے کا موقع ہی نہ دیں۔ گھانا سے مجھے بہت زیادہ توقعات ہیں۔ میری دعا ہے کہ آپ ترقی کرتے چلے جائیں۔ شاید ان توقعات کا باعث میری زندگی کے چند سال ہیں جو مَیں نے یہاں گزارے۔

دوران عرصہ قیام مَیں نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا کہ پاکستان مستقل طور پر واپس لوٹ جاؤں گا۔ اس وقت گھانا کی معاشی حالت بھی ناگفتہ بہ تھی۔ تاہم مَیں نے کبھی بھی اس ملک کو خیرباد کہنے کا نہ سوچا۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ مَیں نے خود کو ایک گھانین ہی تصور کرنا شروع کردیا۔ جہاں آپ تھے وہیں مَیں بھی تھا اور گھانا کی ترقیات کا ایک حصہ بن جانے کی کوشش کی۔

جیسا کہ مَیں نے کہا آپ کے ساتھ مَیں نے بہت توقعات وابستہ کر رکھی ہیں کیونکہ جس قدر قرب کا تعلق کسی کے ساتھ ہو اسی قدر زیادہ اس سے توقعات وابستہ کی جاتی ہیں۔ میرا مقام تقاضا کرتا ہے کہ دنیا کے ہر احمدی سے ایک جیسا ہی تعلق رکھوں۔ سب ہی مجھے پیارے ہیں۔ جو بھی نیکیوں میں مسابقت کرے گا وہ میرے لئے خوشی کا موجب ہوگا۔ یہ میری انتہائی خواہش ہے کہ ہر ایک جماعت میں وفا، تعلق باللہ اور قربانیوں میں مسابقت کی روح پیدا ہو جائے۔

وفا اور وابستگی کی علامت کے طور پر 300 خدام سائیکلوں پر بورکینا فاسو سے جلسہ سالانہ گھانا میں شمولیت کی غرض سے پہنچے ہیں۔ تاکہ اس اہم موقع کی برکات سے مستفید ہوتے ہوئے خلافت کے ساتھ وابستگی اور تقریبات میں شامل ہوسکیں۔ یہ امر ظاہر کرتا ہے کہ خلافت کے ساتھ محبت اور وابستگی میں آپ کا کیا مقام ہے۔

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں